(قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ)

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان کے پتہ پر ہو

قیمت سالانہ پیشگی ۲/۸ (للعہ)

ہفتہ وار دار الامان قادیان سے شائع ہوتا ہے

جلد ۶ | ۶ - اگست ۱۹۱۳ء مطابق ۲ - رمضان ۱۳۳۱ھ بروز بدھ | نمبر ۸

مدینۃ المسیح

ایوانِ خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے فالحمد للہ +

۳ - اگست کو ہلال نظر نہیں آیا - اس لئے ۵ - اگست سے روزہ شروع ہوگا - حضور نے اعلان فرمایا ہے کہ میں بعد از نماز ظہر ایک پارہ ہر روز درس قرآن مجید دیا کرونگا بیرونی قلیل الفرصت احباب کے لئے اچھا موقعہ ہے - بخاری کا درس نہیں ہو سکے گا - ہم کتاب الشہادات تک پہنچے ہیں عزیز عبدالحی کا پختہ مکان - بہت خوشنما تیار ہو جانے پر بنت مولوی محمد سرور شاہ صاحب کا ۲ - اگست کو رخصتانہ ہو گیا - یہ لڑکی مولوی صاحب کی اگلی مرحومہ بیوی سے ہے - مگر اہلیہ مولوی صاحب نے جس محبت و فراخدلی سے اس کا جہیز تیار کیا ہے - وہ ایسی ماؤں کے لئے قابل تقلید اسوۂ حسنہ ہے - جزاہا اللہ احسن الجزاء +

مولانا خلیفۃ المسیح نے فرمایا - ہم نے تو اپنی بہو اور بیٹے کو دو قرآن مجید - دو صحیح البخاری اور انکے لئے رحل - اور حزب المقبول - فتوح الغیب اور براہین احمدیہ اور الماری اور تہجد کے لئے لالٹین اور لوٹہ دئے ہیں اور بس + یہ پاک جذبات خانی فاللہ باقی باللہ لوگوں ہی میں ہو سکتے ہیں +

۳ - اگست آتوار کو دسکی دعوت بھی کر دیگئی +

اہل بیت نبوی

حضرت ام المومنین - و حضرات صاحبزادگان والاشان بخیر و عافیت ہیں +

محمد عبداللہ خان و محمد عبدالرحیم خان - اپنے والد بزرگوار نواب محمد علیخان صاحب کے پاس لدھیانہ گئے ہیں - اور انکی تعلیم و تربیت کے لئے ماسٹر محمد دین صاحب بی - اے ساتھ ہیں +

مہمان

اس ہفتے تکودرے سے بابو فخر الاسلام صاحب اور میر سیانوالی سے ماسٹر غلام محمد صاحب - خوشاب سے بابو ایوب احمد صاحب - ڈیرہ اسمٰعیل خان سے بابو محمد حیات صاحب - لاہور چھاؤنی سے بابو فخر الدین صاحب - حیدر آباد سندھ سے حسن موسٰی صاحب - سانبھر سے بابو عبدالغفور صاحب گولیکی سے محمد نور الدین صاحب - اس کے علاوہ پٹیالہ - بہاولپور گورداسپور - جہلم - ملتان - راولپنڈی - جموں - بھیرہ - دوالمیال ہوشیار پور - کپورتھلہ - امرتسر سے قریباً اسی مہمان تشریف لائے +

ولادت

اس ہفتے اور اس سے پہلے تین چار دن کے اندر کئی بچے پیدا ہوئے - میر مہدی حسین صاحب کے سہ سالہ بچے نے ابتداء مارچ میں کہا تھا - کہ اللہ نے ہمیں لڑکا دیا ہے - جب اس سے پوچھا گیا - تمہیں کس نے بتایا - تو اس نے کہا - اللہ نے - پھر اس کا نام عبدالباسط بتایا - یہ بات میر صاحب نے اسی روز بعض احباب کو سُنادی تھی - سو وہ بچہ پیدا ہو گیا - مسیح موعود کی صداقت کا نشان ہے - کیونکہ لکھا ہے کہ اسکے گھرانے کے لڑکے اور لڑکیاں نبوت کرینگی +

وفد مصر

سید ولی اللہ شاہ اور شیخ عبدالرحمٰن جو مصر برائے تعلیم و تبلیغ روانہ کئے گئے ہیں - انکی نسبت برادرم سیٹھ اسمٰعیل آدم اطلاع دیتے ہیں کہ جمعہ کو جہاز پر سوار ہو گئے - اللہ تعالیٰ انکے ساتھ ہو - احباب ضرور دعا کریں +

ایک مسجد کی آبادی

کانپور کے ایک وضوخانہ کے گرائے جانے اور باوجود اس کا معاوضہ دیا جانے کے پھر بھی مسلمان آتش زیر پا رہیں - مگر خود مسلمانوں کا سلوک اپنی مسجد سے دیکھئے - یہاں قادیان میں ایک مسجد تھی - اسکی چھت گر گئی - کسی کا اپنا گھر تو تھا نہیں کہ بنانے کی فکر ہوتی - وہ تو خدا کا گھر تھا کچھ مدت یونہی پڑا رہا پھر ایک دیدہ دلیر نے اپنے مویشی اس میں باندھنے شروع کئے اور اس طرح پر قبضہ جما لیا - حضرت خلیفۃ المسیح کو بہت رنج ہوا - رپورٹ ہونے پر جناب ظفر خاں صاحب موقعہ پر تشریف لائے - اور فرط ادب سے جوتا اُتار کر اس مقدس جگہ پر گئے - جہاں مویشیوں کا گوبر اور پیشاب تھا - اب انشاء اللہ اس مسجد کی تعمیر احمدیوں کی طرف سے ہو گی - یعنی انکی طرف جو خدا [illegible] +

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا +)

جنگ بلقان

۲۹-جولائی جنگی کروزر انوسیبل اور انڈوبٹیبل کو شفی جنگ کے بعد بحیرہ روم جانیکا حکم ہوا ہے۔ بلغاریہ کو مزید ذلت سے بچانے کے لئے روس۔ رومانیا۔ اور آسٹریا میں اتفاق ہوگیا ہے۔ سرویوں نے ویدین کا محاصرہ کرلیا ہے توقع ہے کہ چند شرائط کے بعد ویدین اپنے آپکو حوالہ کردیگا۔ بخارسٹ کی غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بلغاری فوج کی اخلاقی حالت اس درجہ تک خراب ہوگئی ہے کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرنیسے انکار کرتی ہے۔ دول سے یونان ایک بیان میں اسبات سے انکار کرتا ہے کہ وہ التوائے جنگ اور مبادیات صلح پر ایک ہی وقت دستخط کئے جانے پر مصر ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ بلغاریہ فتحاوں کی شرایط قبول کرنیسے اپنا تخت بچا سکتا ہے اور امن عامہ قائم کر سکتا ہے دول بجائے ایتھنز اور بلغراد کے صوفیہ پر دباؤ ڈالیں۔ اخبار زیٹنگ ٹرکی متنبہ کرتا ہے کہ وہ ان علاقوں پر متصرف نہ رہ سکے گی۔ جو اسنے دول عظمیٰ کی مرضی کے خلاف اپنے قبضہ میں کرلئے ہیں اور بلغاریہ پر اسکی مزید یورش سرحد بندی کیلئے موزوں نہوگی۔ وزیر اعظم بلغاریہ نے بابعالی کو تار بھیجا ہے کہ بلغاریہ پر ٹرکی کی یورش قابل اعتراض ہے۔ ترکی وزیر اعظم نے جوابدیا کہ بعض گشت کرنیوالے دستے دیکھ بھال کرتے ہوئے سرحد سے آگے بڑھ گئے تھے۔ وہ کمانڈر انچیف نے واپس بلالئے ہیں۔ جمعہ کو مساجد قسطنطنیہ میں ایڈریانوپل کی فتح پر نماز جمعہ کے بعد برابر ایک گھنٹہ خدا کا شکر و سپاس کیا گیا۔ تھریس سرزمین دنیا میں نمونہ دوزخ بن رہی ہے۔ ترکی بیقاعدہ سپاہی اور اکراد سخت ظلم کررہے ہیں۔ بابعالی نے فوج کو انتقام سے بچنے کا سخت تاکیدی حکم دیا ہے۔ لیکن بلغاریوں کے وحشیانہ مظالم کی بے انتہا داستانوں نے انکو آپے سے باہر کردیا ہے۔ دو مسلمانوں کو سزائے موت دیگئی اور آٹھ کو تین سے سات سال تک قید سخت کی سزا دیگئی۔ ایڈریانوپل میں ترکوں کو ڈیڑھ سو توپیں جنمیں سے ۷۵ بلغاریہ کی ہیں۔ پچاس ہزار رائفلوں کے علاوہ ۱۰ لاکھ بوریاں اناج اور ۲ ہزار بوریاں آٹے کی ہاتھ آئی ہیں ✢

یونانیوں نے حصار کستا پر حملہ کیا۔ درہ کے دہانہ کی فوج کو جو مانیہ کیطرف پسپا ہونے پر مجبور کیا۔ رومانوی سپاہ کو بلغاریہ کی درخواست پر صوفیہ سے پندرہ کیلومیٹر کے فاصلہ پر روکا گیا ✢

۳۰-جولائی - حصار کستا میں دو روزہ سخت خونریز لڑائی ہوئی۔ شاہ یونان نے سہ روزہ التوائے جنگ کی تحریک مسترد کردی ✢

ولیعہد سلطنت عثمانیہ مع سلطان کے بڑے لڑکے کے ایڈریانوپل جارہا ہے۔ بڑی شان و شوکت سے اس کا استقبال ہوگا۔ ولیعہد مہتم بالشان فوجی جائزہ لیگا۔ دیگر عہدہ دار بھی نظم و نسق کو از سر نو مرتب کرنے کی غرض سے ایڈریانوپل بھیجے گئے ہیں۔ ترکی اخبارات بالاتفاق ظاہر کررہے ہیں کہ ایڈریانوپل کا خالی کرنا بالکل ناممکن ہے۔ کیونکہ اس سے سخت اندرونی خطرات پیدا ہونے کا اندیشہ ہے ٹائمز میں ایک چٹھی شائع ہوئی ہے جسمیں ترکی مطالبہ کی تائید و تصدیق کی ہے اور لکھا ہے کہ کم از کم ۶ کروڑ مسلمان سرگرمی سے ایسی علامت کی توقع کررہے ہیں جس سے معلوم ہو سکے کہ انگلستان نے کم از کم اپنے پرانے دوست پروا نہیں ✢

روس مایوس ہوگیا ہے یوروپین کنسرٹ غیر متحد ہے دباؤ ڈالنے کی انتہائی تدابیر بخلاف ٹرکی اور متحد بحری مظاہرہ دردانیال کے سامنے بیکار ہے۔ روس نہ آرمینیا پر حملہ کرسکتا ہے نہ ارض روم پر۔ ترکی افواج بلغاری علاقہ کے باہر ہیں ✢

۳۱-جولائی - دول الفاظ نوٹ کے بارہ میں باہم متفق نہیں ہوئیں۔ لہذا اسفرا جداگانہ طور پر بابعالی کو خط انوس میڈیا سے سپاہ واپس طلب کرنیکی تحریک کرینگے۔ شاہ رومانیہ کے دوستانہ تنبیہ کے جواب وہی دلائل دہرائے ہیں۔ جو بابعالی نے دول کے نوٹ کے جواب میں خط سرحد کی تائید میں ظاہر کئے تھے۔ قسطنطنیہ سے ایڈریانوپل تک ایک سپیشل ٹرین چلیگی جس نے مسجد سلیم واقع ایڈریانوپل نماز پڑھنی ہو وہ اپنی آرزو پوری کرلیں ✢

صوفیہ کے گرد کی ریلوے لائنیں بالکل کاٹ ڈالی ہیں بلغاری دارالخلافہ میں جمع ہے قحط کا سخت خوف ہورہا ہے بلغاریوں نے رومانیا سے ریلوے لائن کھولنے کی اجازت مانگی۔ امید ہے دیدینگے۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ رومانیا نے بلغاریہ سے اسچک و شولہ کے قلعوں کو منہدم کرنیکا مطالبہ کیا ہے ✢ بلغاریوں نے کمک حاصل کرکے دل قوی کرکے یونانیوں کو شمال مشرق جمائیہ میں حملہ کیا۔ سخت لڑائی ہوئی ہوئی۔ یونانی ایک مورچہ سے تین مرتبہ سنگین کی نوکوں سے ہٹائے گئے۔ مگر آخرش بلغاری سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہوئے بلغاریوں نے جمائیہ میں یونانیوں اور مسلمانوں کے محلے جلادیئے ✢

یکم اگست - ولیعہد دولت عثمانیہ ایڈریانوپل پہنچا ملکی و فوجی حکام اور مقتدایان مذاہب نے نہایت تپاک و شان و شوکت سے استقبال کیا۔ سہ پہر کے جلسہ عام میں باشندگان ایڈریانوپل نے اس مضمون کا ریزولیوشن پاس کیا کہ وہ بدستور ترکوں کے ظل عاطفت میں رہنے کے خواہشمند ہیں " ترکی ولیعہد نے بذریعہ اعلان ظاہر کیا کہ وہ ہرگز یقین نہیں کرسکتا۔ کہ یورپ فی الواقعہ ٹرکی سے ایڈریانوپل چھینا چاہتا ہے۔ ایڈریانوپل بہ نسبت سابق کے آج ٹرکی کے لئے زیادہ مقدس ہے " امید ہے کہ کانفرنس صلح کو طوالت ہوگی غالباً رومانیا بلغاریہ کی فوری التوائے جنگ کے مطالبہ کی تائید کرے گا۔ یونانی بیڑے کے ایک ڈسٹرائر نے ساحل تھریس کے بندرگاہان گموس۔ مردینہ اور مکرس پر قبضہ کرلیا ✢

۲-اگست - روسی بیڑہ دہانہ باسفورس کے قریب ہے ترکی سرکاری حلقے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ انخلاء ایڈریانوپل کے لئے بحری مظاہرہ سے بڑھ کر کارروائی کی ضرورت ہے۔ مزید برآں یہ کسی بات سے ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ مظاہرہ کا ارادہ کیا گیا ہے بابعالی کا قانونی مشیر رشید بے یونان سے سفارتی تعلقات کی تجدید کے کاغذ پر دستخط کرنے ایتھنز گیا ہے۔ کل کانفرنس صلح کا آغاز ہوا۔ جبکہ وزیر اعظم رومانیا مستقل طور سے پریزیڈنٹ مقرر کیا گیا۔ وزیر اعظم یونان نے التوائے جنگ کی تجویز کی اور کانفرنس نے پانچ روز تک جنگ ملتوی رکھنے کا فیصلہ کیا ✢

بلقان کے فوجی مبصرین نے التوائے جنگ کا تصفیہ کرتے ہوئے مختلف افواج کے وسط میں حدبندی کا خط تجویز و معین کیا ہے۔ افواج کے مواقع سفید پھریروں سے نمایاں ہونگے۔ بیرونی چوکیوں کے عقب میں سپاہ کو نقل و حرکت اور رسد رسانی کی اجازت ہوگی ✢

۲۷-جولائی کی جنگ میں بلغاریوں کا بیان ہے کہ انھوں یونانی مضبوط افواج کو شکست دی اور ان کو سرویوں سے جدا کردیا۔ بلغاری بیان کی رو سے زنگلوگ یونانیوں سے بالکل پاک و صاف ہوگیا ہے ✢

۳-اگست - سرکاری کانفرنس سے پہلے پرائیویٹ مشورے روزانہ ہوتے رہے متحدہ ریاستوں نے اپنے مطالبات بلغاریہ کے سامنے پیش کردیئے ہیں۔ یہ ایک نئی سرحد پر مشتمل ہیں جو ایسے مقام سے شروع ہوگی ہے۔ جہاں پرانی ترکی بلغاری سرحد دریائے سینٹ روما کی تنصیف کرتی ہے اور دیدی عاج کے مغرب میں چند میل آگے سمندر تک پہنچتی ہے اور یہ کہ بلغاریہ جزائر ایجین کے متعلق مطالبات سے دست بردار ہوجائے۔ اور تھریس میں یونانیوں کو دنیاوی تعلیم اور مذہبی امور میں آزادی عطا کی جائے ✢

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان- بروز بدھ- اگست ۱۹۱۳ء

مسجد کانپور

مسجد کانپور کے ناگوار واقعہ کے متعلق ہمنے الفضل کے چھٹے نمبر میں لکھا تھا کہ جو حصّہ مسجد کا گرایا گیا تھا- وہ مسجد کا حصّہ نہ تھا بلکہ جیسا کہ متولیوں کے بیانوں اور انکے قائم مقاموں کے اظہارات اور گورنمنٹ کے جوابات سے معلوم ہوتا ہے- وہ ایک وضوخانہ تھا- اور چونکہ وضوخانہ رسول کریم فداہ ابی وامی کے زمانہ میں نہ ہوتے تھے- اس لئے انکو مسجد کا حصہ قرار دیکر پبلک کو جوش دلانا سوائے بد امنی پھیلانے کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہ کریگا +

اگرچہ ہماری یہ رائے نیک نیتی پر مبنی تھی اور سوائے عام رائے کو صراط مستقیم کیطرف پھیرنے کے اور کوئی منشا نہ تھا مگر پھر بھی اسکے خلاف عام طور پر جوش بھڑکایا جا رہا ہے اور یہ خیال پھیلایا جاتا ہے کہ ہماری غرض سوائے عام رائے سے اختلاف ظاہر کرنیکے اور کچھ نہ تھی- اور ایک نہیں دو نہیں بلکہ متعدد اخبارات میں اسکے خلاف سختی سے نکتہ چینی کیگئی ہے اور نہ صرف صاحبان اخبار نے ہی ہماری رائے کے خلاف آواز اٹھائی ہے بلکہ خطوط کے ذریعہ سے بھی ہمیں یہ بتانے کی کوشش کیگئی ہے کہ ملک کے ایک حصہ نے ہماری رائے کو نہایت ناپسند کیا ہے +

ہمیں اس مخالفت کی بالکل پروا نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہر ایک نصیحت کو ناپسند کیا جاتا ہے اور پرجوش طبیعتیں نرمی کی پالیسی کو کبھی پسند نہیں کرتیں- ایک بچہ کو جب اُسکے والدین کوٹنے پھاندنے سے منع کرتے ہیں- تو وہ کبھی اس رائے کو پسند نہیں کرتا- مگر جب مُنہ سر تڑوا کر بیٹھ جاتا ہے تب اسے قدر معلوم ہوتی ہے اور گو ابتداء میں وہ اپنے ناصحین کی رائے کا یہی جواب دیتا ہے کہ تم اپنی نصیحت کو اپنے پاس ہی رکھو- میں اس کا محتاج نہیں ہوں- مگر واقعات خود اسے بتا دیتے ہیں- کہ اس کا جوش صرف ناواقفیت پر مبنی تھا- اور درواقع میں وہ اس نصیحت کا محتاج تھا- اور اسپر عمل نہ کرنے کی وجہ سے اسے نقصان پہنچا ہے- میں ان تمام معترضین کے جواب میں صرف یہ کہنا کافی سمجھتا ہوں- کہ ان ارید الا الاصلاح ما استطعت جسقدر طاقت ہے میں اصلاح کی کوشش کرونگا- (ان شکودی)

ہمیں رائے دینے کا کیا حق تھا

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جب مسجد غیر احمدیوں کی تھی- تو ہمیں رائے دیکر عام رائے کو بگاڑنے کا کیا حق تھا- اور ہم سے کس نے درخواست کی تھی کہ اپنی رائے کا اظہار کریں- میں ایسے دوستوں سے سوال کرونگا- کہ یہ اصل کس نے قرار دی ہے کہ ایک انسان کو تباہ ہوتے دیکھ کر پھر بھی اس وجہ سے خاموش رہنا چاہیئے کہ اس سے ہمارا کچھ تعلق نہیں- اگر اس اصل کو تسلیم کر لیا جائے تو ماننا پڑیگا کہ تبلیغ اسلام بھی ناجائز ہے- کیونکہ وہ کفار جنھیں تبلیغ اسلام کی جائے- کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں تمہیں تبلیغ کا کیا حق ہے خود قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے- کہ قالت النصاریٰ لیست الیھود علےٰ شیءٍ وقالت الیھود لیست النصاریٰ علےٰ شیءٍ وھم یتلون الکتاب- لیکن کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ جس جھگڑے کا اسلام سے کچھ تعلق نہیں اور وہ صرف یہود و نصاریٰ کے درمیان ہے- اسمیں قرآن کو دخل دینے کا کیا حق ہے قرآن کا حق ہے اور ضرور ہے کیونکہ وہ دُنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہے- اور اسی طرح قرآن کریم کے ایک متبع ہونے کی حیثیت سے ہر ایک مسلمان کا حق ہے کہ وہ کسی شخص کو غلط راستہ پر چلتے ہوئے دیکھ کر سیدھے راستہ کی ہدایت کرے آگے ماننا نہ ماننا اس کا کام ہے وما علینا الا البلاغ خدا تعالےٰ نے ایک مسلمان کا فرض ہی یہ قرار دیا ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے- کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ +

پھر میں کہتا ہوں کہ ہمارا اس مسئلہ پر رائے دینے کا حق تھا- اور وہ یہ کہ اس قسم کے معاملات میں جہاں پبلک کے خیالات کو ہیجان میں لایا جاتا ہے وہاں بہت سے سنجیدہ اور متین رائے رکھنے والے آدمی بھی جوش میں آجاتے ہیں اس لئے احمدی جماعت کو راہ صداقت دکھانے کیلئے ہمارا فرض تھا کہ ہم اسے اصل واقعات سے آگاہ کریں- اور اسے متنبہ کردیں کہ اس قسم کی تحریکوں میں شامل نہ ہو +

غیر احمدیوں کی مخالفت سے کیا فائدہ

ہمیں اس مضمون کے شائع کرنے سے کسی کی مخالفت قطعاً مدنظر نہ تھی بلکہ صرف اظہار حق کی غرض سے جو کچھ لکھا گیا لکھا گیا- اور کوئی عقل سلیم کوئی وجہ نہیں پیش کرسکتی کہ بمقابلہ غیروں کے مخالفت سے ہم کیا فائدہ حاصل کرسکتے تھے +

گورنمنٹ کی خوشامد

اگر ایک طرف عام رائے کی مخالفت سے ہمیں کچھ فایدہ نہیں پہنچ سکتا- تو دوسری طرف گورنمنٹ کی رائے کی تائید کرنے سے بھی ہم کسی نفع کے امیدوار نہیں ہیں- کیونکہ یہ ایسے ہی لوگوں کیلئے مفید ہو سکتی ہے جو گورنمنٹ سے کسی خطاب یا انعام کے امیدوار ہوں- مگر ہم خدا کے فضل سے اس خواہش یا خیال سے بالا ہیں- اور خدا نے ہمیں وہ نعمت دی ہے کہ اگر دنیا کی گورنمنٹیں ملکر بھی اسکے برابر انعام دینا چاہیں- تو ناممکن ہے- گورنمنٹ سے ہمیں کوئی طمع نہیں- اسلام کا واحد خدا ہمارا مولیٰ ہے اور اسی کی عبادت اور اُسی کا ذکر ہمارے مدنظر ہے پھر دُنیاوی حکومتوں کی خوشامد سے ہم کوئی نفع نہیں اُٹھا سکتے- ہاں دُنیا میں امن قائم کرنا- اور امن اور صلح کی تاکید کرنی اور اسکے قیام کے لئے کوشش کرنی- اور ہر ایک انسان کی خیر خواہی کرنی یہ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے اور خدا کے فضل سے اس فرض کو ادا کرنے کے لئے بغیر خوف ملامت کے ہم تیار ہیں والتوفیق من اللہ-

مسجد کانپور کا اصل واقعہ

جیسا کہ گورنمنٹ اضلاع متحدہ کی اطلاع سے صاف ظاہر ہے- وہ ٹکڑا زمین جسے سڑک کیلئے گرایا گیا ہے شمال مشرقی جانب تھا- اور مشرق کی جانب کوئی خاص چبوترہ دوسرے صحن سے الگ کرکے نماز کی غرض کیلئے کبھی نہیں بنایا جاتا- آخر مسلمانوں کے ہر گاؤں اور شہر میں مساجد موجود ہیں- وہ اپنی مساجد کو دیکھیں اور غور کریں کہ کیا مشرق کیطرف بھی کوئی دالان اس غرض کیلئے بنایا جاتا ہے کہ اس میں نماز پڑھی جائے- کیا کانپور کے مسلمان مشرق کیطرف مُنہ کرکے نماز پڑھتے ہیں- پھر مشرق کیطرف اس دالان کے بنائے جانے کی کیا غرض تھی اور کیا اس کا مشرق کیطرف ہونا یہ ثابت نہیں کرتا کہ اسکی تعمیر کی غرض نماز کے علاوہ کچھ اور ہی تھی +

پہلے کیوں شور نہیں کیا گیا

اسلام ضد و تعصب نہیں سکھاتا اور اسکی اصل غرض دُنیا کی اصلاح کرنا ہے- کوئی اسلامی تعلیم ایسی نہ ہوگی جس سے یہ معلوم ہوسکے کہ کسی مصلحت کی وجہ سے اسلام نے دھوکے یا فریب یا نقل یا حسد کی تعلیم دی ہو- مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ کر جب اپنے اعمال کو بگاڑ لیا- تو اس کا یہ نتیجہ ہوا- کہ کل مذاہب باطلہ کے اعتراضات کے نیچے آگئے- اور وہی اسلام کہ جو بالکل پاک تھا- اور جسپر کوئی اعتراض نہ کرسکتا تھا- خود مسلمانوں کے اعمال کی وجہ سے دُنیا کو ایسا مکروہ نظر آنے لگا کہ اب جو کوئی اٹھتا ہے اسپر اعتراض کرنے لگ گیا ہے- اور اسکی تمام ذمہ داری مسلمانوں

پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اور وہی اس مصیبت کے ذمہ وار ہیں۔ پھر باوجود اس تلخ تجربہ کے اور باوجود اسکے کہ مسلمان یہ دیکھ چکے ہیں کہ قسم قسم کی تنگ نظریوں اور غلط کاریوں کی وجہ سے وہ ایک دفعہ اسلام کو نقصان پہنچا چکے ہیں پھر جب موقعہ آتا ہے اُلٹا ہی راستہ اختیار کرتے ہیں کیا انھیں اسلام سے عداوت ہے آخر اسلام نے انکا کیا بگاڑا تھا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ اسلام کی طفیل مسلمان دُنیا کی معزز ترین قوموں میں سے رہ چکے ہیں اور آج بھی ایک حد تک آرام پا رہے ہیں +

مجھے افسوس آتا ہے کہ جب کانپور کی میونسپلٹی نے مندر اور مسجد کے ایک حصہ کے گرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسوقت مسلمان کیوں خاموش رہے اور کیوں انھوں نے اس تلخ گھونٹ پر صبر کر لیا۔ اور اسکے پینے سے انکار نہ کیا۔ ہاں اسوقت انھیں یہ خیال ہوگا۔ کہ کہیں ہندوؤں سے ہم وفاداری میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ اور خاکم بدہن خدا اگر بھی جائے تب بھی ہم اپنی وفاداری کو ثابت کر دیں۔ شور مچانا تو الگ رہا منہ سے آواز تک نہ نکالی۔ لیکن جب مندر کیلئے ہندوؤں نے کوشش کی اور اسے گرنے سے بچا لیا۔ تو مسلمانوں نے بھی شور مچانا شروع کر دیا اور یہ بھی اسوقت جبکہ ایک اخبار نے انکے جوشوں کو اُبھارا اور انھیں غیرت دلائی۔ کانپور کے مسلمانوں کی اپنی غیرت کہاں گئی تھی۔ اور آج شور مچانے والے آج سے چار ماہ پہلے کہاں گئے تھے۔ کیوں اسوقت اس کارروائی کے خلاف آواز نہ اُٹھائی گئی۔ اور اب جبکہ گورنمنٹ نے پہلی تجویز کے خلاف جو حصہ مسجد سڑک میں آتا تھا۔ اسے بھی چھوڑ دیا۔ اور صرف وضوخانہ گرایا تو اب شور کیوں مچایا جاتا ہے۔ کیا اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ شور و شر صرف ہندوؤں کے مقابلہ میں ہے اور خاکم بدہن خدا کی غیرت کیلئے نہیں بلکہ اپنے شرکاء کا مقابلہ کرنے اور انکے ساتھ برابر رہنے کے لئے اسقدر جوش دکھایا جا رہا ہے یہ جوش کا اظہار مسلمانوں کے لئے قابل فخر نہیں بلکہ باعث شرم ہے اور اسلام کی نصرت نہیں۔ بلکہ اسکی بدنامی کا ذریعہ ہے اور **غیر اقوام کو یہ کہنا ہے کہ ہمارے دلوں میں بجائے اسلامی نیکی تقوےٰ اور انصاف کے بے جا جوش اور ناجائز فخر بھرے ہوئے ہیں +**

رسول کریم کا یہ طریق نہ تھا۔ اور آپکی یہ تعلیم نہ تھی۔ قرآن شریف کا یہ منشاء نہیں۔ رسول کریم کو دیکھو۔ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر لوگوں نے اعتراض بھی کئے مگر اپنی اصلاح کو بے جا غیرت پر مقدم رکھا۔ اور کیا آپ چاہتے تو عمرہ نہ کر سکتے تھے کفار کہ آپ کی فوج کے سامنے ہرنوں کی طرح بھاگ جاتے۔ مگر آپکی غرض بے جا فخر نہ تھا۔ آپکے دلمیں عظمت الٰہی معمور تھی۔ پھر تم جو ان کے خدام میں سے ہو جو انکے نقش قدم پر چلنے کو فخر جانتے

ہو جنھیں انکے اسوۂ حسنہ پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے اس راہ کو کیوں اختیار نہیں کرتے کہ جب رسول کریم کے زمانہ میں وضوخانہ تھے ہی نہیں تو انھیں مساجد میں شامل کرنے والا کون ہے اور کس کی طاقت ہے کہ آپکے بعد کوئی نئے قوانین تیار کرے۔ پس آنحضرتؐ کی اتباع کرو۔ اور اسی کو اپنا فخر جانو۔ کہ اسمیں برکت ہے۔ اگر ہندو فخر کریں کہ ہم جیت گئے۔ تو انھیں خوش ہونے دو۔ اگر تم ایسا کرو تو تم ہی جیت گئے کیونکہ خدا کے حضور میں وہی جیتتا ہے جو ایمان اور تقوےٰ کی راہوں میں دوسروں سے آگے نکل جائے +

وقف بک نہیں سکتا

مجھے افسوس ہے کہ جہاں وضوخانہ کے انہدام پر اسقدر شور مچانے میں غلطی کیگئی ہے وہاں مسلمانوں نے ایک اور بھی بداندیشی کی ہے اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری ہے کیونکہ منہدم شدہ حصہ اگر مسجد کا حصہ نہ تھا۔ تو مسلمانوں کا یہ بیان جھوٹ ہو جاتا ہے کہ گورنمنٹ نے مسجد کا ایک حصہ گرا دیا ہے اور اگر وہ مسجد کا حصہ تھا۔ تو پھر یہ عذر کیا معنے رکھتا ہے کہ وقف بک نہیں سکتا اس لئے وہ حصہ مسجد ہم نہیں دے سکتے۔ کیوں یہ عذر نہیں کیا جاتا کہ حصہ مسجد ہے اور عبادت گاہ کا گرانا گورنمنٹ کے شایان شان نہیں۔ اور اسے اپنی رعایا کے مذہبی جذبات کا پاس کرنا چاہئیے۔ مگر یہ جواب تو اس صورت میں دیں۔ جب منہدم شدہ حصہ مسجد کا حصہ ہو چونکہ وہ مسجد کا حصہ ہے ہی نہیں اس لئے گورنمنٹ کے سامنے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ وقف بک نہیں سکتا۔ اس لئے ہم اسے بیچ نہیں سکتے اسکے یہ معنے ہونگے کہ مساجد کی حفاظت کی بنا صرف وقف پر ہے اور اسکے علاوہ اور کوئی وجہ انکی حفاظت کی نہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے مساجد وقف ہونیکی وجہ سے محفوظ نہیں رکھی جاتیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ اسلامی عبادت گاہیں ہیں۔ اور عبادت گاہ کو خراب کرنا ایک قسم کی مذہبی توہین ہے جو ایک باامن گورنمنٹ کے شایان شان نہیں ہو سکتی۔ پس **مساجد کی حفاظت اسوجہ سے نہیں کہ انکی زمین وقف ہے بلکہ اس لئے کہ وہ مسلمانوں کے ایک نہایت مہتم بالشان فرض کے پورے کرنیکی جگہ ہے۔** اور جسطرح حضرت صالح کی اونٹنی کی عزت کا اس لئے حکم دیا گیا تھا کہ وہ حضرت صالحؑ کے لئے تبلیغ کا ایک ذریعہ تھی۔ اسی طرح مساجد کی عزت کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ وہ عبادت کے ادا کرنے کی جگہ ہے۔ مگر وقف کی یہ صورت نہیں۔ وقف کے بیچنے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ تا جن لوگوں کے قبضہ میں وقف کا انتظام ہو وہ اپنی ضروریات کے لئے اسے فروخت نہ کر دیں اور اس طرح وقف کرنیوالے کے منشاء کو ہی بدل نہ دیں۔ لیکن جہاں حکومت کو ضرورت ہو وہاں وہ اس وقف کو تبدیل کر سکتی ہے اور اس صورت میں وقف کے نگرانوں کا کوئی قصور نہ ہوگا۔ اور چونکہ اس کا بدلہ مل جائیگا وقف کے منشاء کے بھی خلاف نہ ہوگا پس **مساجد کی حفاظت کا اس لئے دعوٰی کرنا کہ وہ وقف ہیں سخت غلطی ہے اور اس طرح گویا اپنے ہاتھوں اس عزت کو جو مساجد کو حاصل ہے برباد کرنا ہے اور اگر اس غلطی کے بعد مساجد کو معمولی اوقاف کے برابر سمجھا گیا تو اسکے ذمہ وار مسلمان ہونگے جنھوں نے یہ خیال پیدا کیا ہے +**

تعجب کی بات ہے کہ ایک وضوخانہ کے بچانے کے لئے مسلمان خود اپنے ہاتھوں سے مساجد کی عزت و حرمت کو صدمہ پہنچاتے ہیں: اور یہ نہیں سمجھتے کہ اسکے نقصان کیسے شدید ہونگے +

اسلامی حکومت

اس واقعہ کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے جنگ بلقان اور طرابلس کے موقعہ پر مسلمانوں نے گورنمنٹ انگریزی کو اس جنگ میں اس بنا پر حصہ لینے کی درخواست کی کہ وہ سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے حالانکہ ہم برٹش گورنمنٹ کے اس لئے مطیع نہیں۔ کہ وہ اسلامی حکومت ہے بلکہ اس لئے کہ خدا کا حکم ہے کہ اپنے حکام کی اطاعت کرو۔ اس دعوٰی کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ گورنمنٹ نے جنگ میں دخل تو کیا دینا تھا اب **بعض ولایتی اخباروں نے اس سے یہ ناجائز فائدہ اُٹھا لیا ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں۔ کہ چونکہ ترک کمزور ہو گئے ہیں اور خطرہ ہے کہ غیر طاقتیں انکے ملک کے مختلف حصص پر قبضہ نہ کر لیں اس لئے برٹش گورنمنٹ بہ حیثیت سب سے بڑی اسلامی حکومت ہونے کے عرب کی حفاظت کرے تا کہ حج میں خلل نہ آئے** – یہ خیال ان اخبارون کو کس نے سجھایا؟ بعض ناعاقبت اندیش مسلمانوں نے +

مگر افسوس کہ اب بھی انھوں نے نصیحت حاصل نہیں کی اور اب دوبارہ ایک وضوخانہ کی حفاظت کے لئے مساجد کی عزت و حرمت کو یوں برباد کرتے ہیں۔ کہ وہ اوقاف میں سے ہونے کی وجہ سے بک نہیں سکیں +

ہر ایک عقلمند سے اپیل

میں آخر میں پھر ایک دفعہ ہر ایک اس انسان سے جو غور و تدبر کا مادہ رکھتا ہو۔ اپیل کرتا ہوں کہ اس نازک وقت میں ضد و تعصب سے کام لینے کی بجائے غور و فکر سے کام لے۔ اور بجائے اپنے نفس کے جوش کے ماتحت چلنے کے رسول کریم کی اطاعت اور آپ کے طرز عمل پر کاربند ہو۔ ہماری عزت اسی میں ہے کہ قرآن و حدیث کے مطیع و فرمانبردار ہوں نہ اسمیں کہ شور و غوغا سے کام لیں۔ جو حصہ رسول کریم کے زمانہ میں مساجد میں شامل تھا وہی حصہ مساجد میں شامل ہے۔ ہمارا اختیار نہیں کہ اس سے اور بڑھا دیں۔ احتیاط اور دانائی سے کام لو کہ جلد باز دُنیا میں کامیاب نہیں ہوا کرتے +

مذکرات

قرآن مجید کا اُردو ترجمہ الگ ہرگز نہیں شائع ہونا چاہیئے

انڈین پریس الہ آباد کے اس ارادہ کے خلاف کہ وہ ترجمۃ القرآن الگ شایع کرنا چاہتے ہیں مسلمانوں نے اعتراض اٹھایا ہے وہ بالکل بجا ہے۔ اور اسکے خلاف آریہ اخباروں کی خواہ مخواہ رائے زنی ہمیں پسند نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ترجمہ مترجم کا اپنا خیال ہوتا ہے اسلئے کسی الہامی کتاب کا بغیر اصل متن کے شائع ہونا جائز نہیں دوم عربی زبان ام الالسنہ ہے۔ دوسری کوئی زبان اسکے اصل مفہوم کو ایک لفظ میں ادا نہیں کر سکتی۔ مسلمانوں کی یہ احتیاط ہر طرح سے قابل صاد ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی آخری کتاب کی لفظی و معنوی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ لفظی حفاظت کو تو مخالف و موافق سب مانتے ہیں معنوی کے لئے ہر صدی کے سر پر مجدد آتے ہیں۔ مبارک وہ جو ان پر ایمان لائیں۔ اسپر انشاء اللہ ہم ایک آرٹیکل لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مسلم یونیورسٹی اور ہم

بعد از ہزار خرابی بصرہ ٢٦-٢٧ جولائی کو مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس علیگڈھ میں ہوا اور اس میں مفصلہ ذیل تجویزیں پاس ہوئیں (١) یونیورسٹی فنڈ محفوظ رہے۔ یعنی کسی کو روپیہ واپس نہ دیا جائے (٢) یونیورسٹی کو بیرونی درسگاہوں سے الحاق عطا ہو (٣) چانسلر کے اختیارات موجودہ اختیارات لفٹنٹ گورنر بہ حیثیت مربی علیگڈھ کالج سے متجاوز نہ ہوں (٤) سب کو کورٹ کے ماتحت رکھا جائے (٥) یونیورسٹی کا نام مسلم یونیورسٹی آف علیگڈھ ہو (٦) جملہ صوبجات ہند کا ایک قائمقام وفد قوم کی خواہشوں اور ضرورتوں کے اظہار کے لئے ہز ایکسیلنسی وائسرائے بہادر کی خدمت میں حاضر ہو (٧) سرمایہ یونیورسٹی کو محفوظ رکھکر اسکا منافع ترقی علیگڈھ کالج میں خرچ ہو (٨) مسلم یونیورسٹی کا کام چلانے کے لئے رجسٹری شدہ جماعت قائم کی جائے اور فوری کام کے لئے سات اصحاب کی ایک جماعت ہو۔ نواب وقار الملک نے جو پیغام قوم کے نام بھیجا ہے اس میں چند باتیں معقول ہیں۔ وہ ڈیپوٹیشن کو (جو گورنمنٹ کی خدمت میں پیش ہوگا) کلی اختیار نہیں دینا چاہتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ (١) نام علیگڈھ یونیورسٹی کی بجائے ضرور مسلم یونیورسٹی ہو (٢) یونیورسٹی کو سکولوں کے الحاق کی ضرور اجازت ہونی چاہیئے اور کالجوں کے متعلق بھی صراحت ہونی چاہیئے کہ جب وہ اس قابل ہوں تو ضرور الحاق کے متعلق غور ہوگا اور اسلامیہ کالج لاہور کی نسبت تو ابھی سے فیصلہ ہو جانا چاہیئے کیونکہ جب وہ اس قابل سمجھا گیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سے ملحق ہو سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ مسلم یونیورسٹی سے نہ ہو (٣) سینیٹ میں مسلمان ممبروں کی کثرت لازمی ہے (٤) اور چند پروفیسروں کے لازمی طور پر یورپین ہونے کی پابندی دس برس تک ہو (٥) چانسلر کے اختیارات گورنر جنرل باجلاس کونسل کو کسی حالت میں تفویض نہ کئے جائیں۔ لیکن اسکے علاوہ جو مطالب ہیں۔ اس میں ڈیپوٹیشن ترمیم کا اختیار تین چوتھائی ممبروں کی اتفاق رائے پر کر سکے۔

نوابصاحب نے جو کچھ لکھا خوب لکھا مگر یہ امر بھی نوٹس کے قابل ہے۔ کہ ایسوسی ایشن میں علیگڈھ کے متعلقین کو بھر لیا گیا ہے۔ اور علماء کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔ اور سب سے ضروری بات تو یہ ہے کہ یونیورسٹی میں دینی تعلیم کا انتظام کہانتک ہوگا۔ جسکے وعدہ پر احمدیوں سے بھی ایک معقول رقم وصول کیجا چکی ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی کا نام علیگڈھ ہو۔ اور اس میں دین کی تعلیم و تربیت کا کافی انتظام ہو۔ تو وہ اس سے ہزار درجے اچھی ہے۔ کہ نام مسلم یونیورسٹی ہو۔ اور دینی تعلیم و تربیت برائے نام ہو۔

کرنل ییٹ صاحب کیا فرماتے ہیں؟

جنگ بلقان کے خاتمہ پر ترکوں کا مستقبل آپ کو بہت تاریک نظر آتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایشائی ترکی کا انتظام یا تو فرنگی قوم کے ہاتھ میں دیدیا جائے یا ان لوگوں کے ہاتھ میں ہو جن کو یہ عیسائی سلطنتیں نامزد کریں پھر ارشاد ہوتا ہے۔ خلیج فارس اب قبضہ میں آ ہی گئی ہے سواحل عرب مل ہی گئے ہیں۔ ریلوے نے اضافہ اقتدار کی راہیں کھولدی ہیں امیر افغانستان کو اپنے ملک میں خودمختار رہنے دیا جائے۔ غالباً وہ اس حالت کو بدلنا بھی نہیں چاہیں گے ملک گیری کی انکو ہوس بھی ہو مگر انکے لئے اقدام نہ کر سکینگے ترکوں کی سلطنت اور ایرانی حکومت کے بالکل ختم ہونے کے بعد جب تک تیس لاکھ مسلمان یہ نہ کہیں۔ کہ امیر افغانستان ہمارے خلیفہ و پیشوا ہیں۔ اسوقت تک انکی حکومت کو قائم رہنے دینا چاہیئے"

اصل میں ضرورت سے زیادہ ذہین طبایع بعض اوقات ایسی تجویزیں سوچتی ہیں۔ جو عمل میں تو شاید مدتوں تک نہ آ سکیں مگر ان سے خواہ مخواہ ایک شورش پھیلنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ کرنل ییٹ صاحب کو تسخیر ایڈریانوپل سے غالباً اپنی رائے پر کچھ نظر ثانی کا موقعہ ملا ہوگا۔ اور کچھ آیندہ واقعات بتلا دینگے

کیا مرتد کی سزا سنگساری ہے؟

ہمنے ایک نوٹ میں لکھا تھا۔ کہ فرمانروائے کابل نے ایک سکھ عورت کو جبراً مسلمان کرنے سے رد کیا مگر شاہزادہ عبداللطیف رضی اللہ عنہ کو باوجود مومن باللہ والرسول والیوم الآخر ہونیکے سنگسار کرادیا۔ اسپر اعتراض کیا جاتا ہے کہ عبداللطیف مرتد تھا اسلئے اسکی سزا سنگساری تھی۔ ایسے معترضین بتائیں کہ ارتداد کس کو کہتے ہیں اور ہر ایک احمدی پر وہ تعریف صادق آتی ہے دوم کونسی آیت یا حدیث یا فقہ کی معتبر کتاب میں مرتد کی سزا سنگساری ہے سوم کابل میں یا ان مدعیان اسلام کے دار الخلافہ استنبول میں یا ایران میں کہیں زنا کی سزا رجم کتاب اللہ کے موافق دیجاتی ہے اگر نہیں تو پھر اس دعوے اسلام پر صد افسوس۔

اسلامی عثمانی بننے کا بد نتیجہ

یہی ہے جو پچھلے دنوں ظاہر ہوا۔ اور جسے دوست دشمن سب جانتے ہیں ایک عیسائی لکھتا ہے کہ ترکی سپاہ میں اب مذہبی روح نہیں رہی پہلے نماز کے لئے فوج میں بگل بجتا تھا اب اذان تک کی پرواہ نہیں۔ پہلے جنگ غازی ہونے یا بہشت لینے کے خیال سے کی جاتی تھی مگر اب ملک لینے کے خیال سے ایڈیٹر زمیندار نے اگر سلطان استنبول کو واقع میں یہ جتا دیا ہے جیسا کہ اس نے رپورٹ کی ہے کہ میں نے کہا کہ ٹرکی کو اگر عزت و آبرو کے ساتھ زندہ رہنا ہے تو اسے عثمانیت کا خیال ترک کر دینا چاہیئے اور عثمانیت کی جگہ اسلام کو دینی چاہیئے۔ بیگانے کبھی وہ نہیں ہو سکتے جو یگانے ہیں تو بہت اچھا کیا ہے اور معلوم ہوتا ہے ترکوں کو کچھ سمجھ آگئی ہے کہ عثمانیت اور اسلامیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

پھر "مرزائی" کیا کہینگے

پرکاش لکھتا ہے کہ اگر کل کو یورپی طاقتوں نے ترکوں کو ایڈریانوپل سے نکال دیا تو پھر مرزائی کیا کہینگے۔ ہم کہتے ہیں وہی جو خدا نے پہلے پانچسال قبل پہلے ... الہام کے چار سال بعد [illegible]

حاجیوں کیلئے جہازی مشکلات

سٹیمر خسرو جو ۲ - جولائی کو ۵۰۰ آدمی سمیت جاپتوالا تھا۔ اسکی روانگی کسی غیر معلوم وجہ سے ملتوی کردیگئی +

عازمان حج کی ناراضی بجاہے کہ انھوں نے ماہ رمضان سے پیشتر ارض مقدسہ میں پہنچنے کیلئے زیادہ کرایہ دیا تھا۔ صاحب پولیس کمشنر بمبئی گو تحقیقات کر رہے ہیں۔ مگر جبتک جو تجاویز ہمنے بتائی ہیں انپر عملدرآمد نہ ہوگا۔ یہ شکایات کم رفع ہونگی +

مُسلمانوں نے اظہار خوشی کیونکر کیا

تسخیر ادرنہ کی خوشی احمدی غیر احمدی۔ دونوں نے منائی مگر حقیقی اور پائیدار خوشی تو احمدیوں کیلئے ہے۔ کیونکہ خوشی کی بنا اس بات پر ہے کہ اللہ کے رسول کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اب جو یہ ایڈریانوپل واپس لے لیا ہے۔ تو بھی احمدیوں کو خوشی ہوگی۔ کیونکہ خدا کا مرسل بتا چکا ہے وھم من بعد غلبھم سیغلبون (وہ غالب ہونے کے بعد مغلوب ہونگے) ایسے ہی غیر احمدی۔ وہ ایک عارضی اور غیر مستقل بات پر جامہ سے باہر ہو رہے ہیں۔ اور انھوں نے اظہار خوشی کے ایسے طریق اختیار کئے ہیں جنکی ایک مسلم سے بہت کم امید ہو سکتی ہے۔ بدایوں میں تو بیس ہزار مسلمان ہاتھیوں اور گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہو کر بازار سے گزرے اور ایک تقریر پر گئے۔ اور کوہاٹ و پشاور میں پہاڑوں پر بڑے بڑے الاؤ جلائے گئے۔ شہر کی **مساجد و مکانات میں وسیع پیمانہ** پر روشنی کی گئی۔ خیر القرون کی تاریخ تو یہ بتاتی ہے کہ مسلمانوں کو جب کوئی فتح حاصل ہوتی تو وہ فتح دینے والے مالک الملک کے حضور سربسجود ہوتے۔ نماز شکرانہ ادا کرتے۔ مگر اب ہمارے مدعیان اسلام ہیں کہ ہندؤں کی طرح چراغاں کرتے ہیں۔ الاؤ جلاتے ہیں۔ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر جلوس نکالتے ہیں۔ اور شرم نہیں آتی۔ کہ ہم کس حالت میں ہیں۔ یا اللہ تو ان کو سمجھ دے۔ لاتفرح ان اللہ لایحب الفرحین۔ کے معانی ان پر کھول +

تعلیم میں رکاوٹیں

ایک وہ زمانہ تھا کہ مدرسوں میں بہت کم لوگ پڑھنا چاہتے اور گورنمنٹ لڑکوں کو فیس لینا تو درکنار۔ اپنے پاس سے کتابیں اور انعام دیکر تعلیم کیطرف متوجہ کرتی تھی۔ یا اب یہ زمانہ ہے کہ تعلیم میں بہت سی رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں۔ ازانجملہ یہ کہ یو پی کے محکمہ تعلیم نے فیل شدہ طلباء کے لئے ڈبل فیس کا مسئلہ رائج کر دیا ہے۔ اس سے غریب اور متوسط الحال لوگوں کو جو دقت پیش آئے گی۔ اور آرہی ہے وہ ظاہر ہے۔ چنانچہ حال میں ایک دس روپے ماہوار پانیوالے آدمی کا لڑکا فیل ہوا۔ تو اس سے بجائے تین روپے چھ آنے کے پونے سات روپیہ فیس کا مطالبہ ہے۔ جس کا ادا کرنا اسکے لئے محال ہے + دوسری دقت یہ ہے کہ ایک اُستاد کے ماتحت ۳۳ سے زیادہ لڑکے بھرتی نہ ہونے کا حکم ہے اور دوسرے فریقوں کا انتظام نہیں کیا جاتا۔ جسکی وجہ سے کئی لڑکے بیکار پھر رہے ہیں +

اس قسم کی رکاوٹیں غریب رعایا کے لئے۔ مفید نہیں کہی جاسکتیں۔ بجز اسکے کہ محض ملازمت کی خاطر سکولوں میں پڑھنے والے شائد اسی وجہ سے صنعت و حرفت کیطرف توجہ کریں۔ مگر آجکل تو ہر فن میں کمال اعلےٰ تعلیم پر منحصر ہے +

عیسائی مذہب کی تبلیغ کیونکر ہوتی ہے

پادری صاحبان۔ دُنیا کو مردم پرستی کی غار میں دھکیلنے کے لئے جن جن ذرائع و طریق سے کام لیتے ہیں۔ ان سے شبہ پڑتا ہے کہ شائد یہ انکے مذہب میں ہر جائز و ناجائز طریق سے کام لینا جائز ہے۔ اور کیوں جائز نہ ہو جب تمام بداعمالیوں کے عوض میں یسوع کفارہ ہو چکا۔ حال میں ایک عیسائی اخبار میں جو مرہٹی زبان میں شائع ہوتا ہے یہ تجویز شائع ہوئی ہے کہ ہندوؤں کو عیسائی مذہب کیطرف راغب کرنے کے لئے دیسی عیسائیوں کو چاہیئے۔ کہ اول صبح نہائیں۔ دوم اپنی پیشانی پر صلیب کا قشقہ کھینچیں (جسے ایک کاروباری انگریز نے پچھلے دنوں ایک برہمن کے لئے ٹریڈ مارک سمجھا تھا) سوم۔ اپنے گھر میں دھونی دیں۔ اور ایسا لباس و خوراک استعمال کریں۔ جسپر لوگ معترض نہوں اور اپنے بچوں کے نام ہندوستانی ڈھنگ پر رکھیں اور اوائل عمر میں انکی شادی کر دیں" کیا یہ ایمانداری ہے۔ سچ فرمایا ہے یلبسون للناس جلود الضأن۔ اور ٹھیک نام رکھا ہے اسی گروہ کا نبی کریم نے (علیہ الصلوٰۃ والسلام) **دجال** +

ریاست حیدر آباد کی ترقی

ریاست حیدر آباد کی چار سالہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ مالگذاری میں ۲۵ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ اور محکمۂ آبکاری میں پہلے چار سال کے ۳۹ لاکھ کی بجائے اب ۵۷ لاکھ آمدنی ہوئی ہے۔ جو قابل افسوس امر ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شراب اور تاڑی کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے۔ جو ایک اسلامی ریاست کے لئے موجب شرم ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری اسلامی ریاستیں دوسری مملکتوں کے لئے ایک نمونہ اور اسلام کے حق مذہب ہونے پر ایک حجت قاہرہ۔ اور اس کا زندہ ثبوت ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ جن باتوں کی ایک اسلامی ریاست سے امید کی جاسکتی ہے۔ وہ دوسری ریاستوں میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ریاست بڑودہ ہے۔ اسمیں تین سو فری لائبریری موجود ہے۔ گویا تمام ایسے شہروں اور قصبوں اور گاؤں میں جنکی آبادی دو ہزار سے چار ہزار تک ہے۔ ریڈنگ روم کھلے ہیں۔ پس بڑودہ کی رعایا کیوں روشن خیال اور اپنے فرمانروا کے لئے ٹھنڈک کا موجب نہ ہو +

بادشاہ نکمے نہیں ہوتے

اسلام میں جسقدر بادشاہ گزرے ہیں۔ وہ کوئی نہ کوئی پیشہ جانتے تھے۔ اور حلال کمائی کرکے کفاف مہیا کرتے۔ مگر پھر عیش و عشرت کا زمانہ آگیا۔ تو یہ بادشاہ بیت المال کو مال البیت سمجھ بیٹھے۔ اور ہوا جو کچھ ہوا۔ اسکے بعد بادشاہ اور احمق و بیوقوف ہم معنے ہو گئے۔ اسوقت جو بادشاہ و وزراء حکمران ہیں۔ وہ خود تو کیا۔ انکی بیویاں اور بہنیں بھی کوئی نہ کوئی پیشہ جانتی ہیں۔ اور وہ اپنی کمائی سے کھاتی ہیں مثلاً وزیر اعظم ڈنمارک کی اہلیہ پارلیمنٹ میں شارٹ ہینڈ ٹائپ رائٹر کا کام کرتی ہے۔ مالی وزیر کی زوجہ سنگ تراشی کا کام کرتی ہے۔ ڈیفنس منسٹر کی اہلیہ ایک سکول میں معلمہ کی خدمت سرانجام دیتی ہے۔ اور وزیر تعلیم کی عورت ڈاکٹری کا کام کرتی ہے +

کسی قسم کی حرفت نہ جاننے کی وجہ سے مغلیہ خاندان کے شاہزادوں اور شاہزادیوں کا جو انجام ہوا۔ وہ اب تک عبرتناک ہے +

دوبارہ بندوبست اور مالگزاری میں اضافہ

ہمارے کاشتکار آجکل کے سائنٹفک آلات سے کام نہیں لیتے یا یوں کہنا چاہیئے نہیں لے سکتے۔ اور نہ اپنی پیداوار کو تجارت کے اصول پر بڑھا سکتے ہیں۔ اس لئے انکی حالت بہت زار رہتی ہے۔ اسپر آئے دن مالگذاری کا اضافہ۔ گو وہ قومی وجوہات پر مبنی ہو۔ ان کو نہیں دیتا +

گزشتہ بیس اضلاع میں ۲۳ - اضلاع یا حصص اضلاع میں دوبارہ بندوبست عمل میں آیا۔ جس سے مالگذاری بجائے ایک کروڑ اکاسٹھ لاکھ ترانوے ہزار کے دو کروڑ بارہ لاکھ اُنتیس ہزار کے ہو گئی۔ یعنی تقریباً پچاس لاکھ تریسٹھ لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ مختلف وجوہات پر مبنی ہے۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی میں ۲۵ فیصدی اضافہ ہے جو رقبہ زیر کاشت کے اضافہ کی وجہ سے ہے اور لاہور و امرتسر میں نہر اپر باری دواب کی آبپاشی کی یہی سبب ضلع گورداسپور میں ہے۔ گوجرانوالہ۔ میانوالی میں اضافہ کا موجب ترقی زراعت ہے اور جھنگ میں ۸۵ فیصدی اضافہ نہر لوئر چناب کی تکمیل سے ہے۔ مگر اس اضافہ کو کاشتکاروں کی

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ

الاسلام

مذاہب کا مقصد

دانا اور نادان انسانوں میں ایک بہت بڑا فرق یہ ہوتا ہے کہ دانا جو کام کرتا ہے اسکے متعلق پہلے سوچ لیتا ہے کہ میں کیا کام کرتا ہوں۔ لیکن نادان آدمی بہت سے ایسے کام کرتے ہیں کہ جنکی نسبت وہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور ان کا ان کاموں کے کرنے سے کیا منشاء ہے کسی مدرسہ میں چلے جاؤ بہت سے طالبعلم پڑھتے ملینگے۔ بعض مدارس میں سیکڑوں طالبعلم ہونگے۔ لیکن اگر ان سے پوچھو کہ تعلیم حاصل کرتے میں تمہاری غرض کیا ہے اور کس لئے تم اپنے اوقات اس کام میں صرف کر رہے ہو تو وہ نہیں بتا سکینگے کہ وہ کیوں پڑھ رہے ہیں۔ اور بہت ہی چھوٹی جماعت ہوگی جو اپنے پڑھنے کی غرض و غایت بتا سکے گی۔ اور وہ جماعت دوسرے طلباء پر ممتاز ہو گی ✣

سپاہی لڑائی کے موقعوں پر جان لڑا دیتے ہیں اور موت کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اور خطرناک سے خطرناک مقامات میں نڈر ہو کر گھس جاتے ہیں۔ لیکن اگر ان سے اس جنگ کی اصل وجہ پوچھی جائے اور اس کا نتیجہ دریافت کیا جائے تو انمیں سے اکثر نہیں بتا سکتے کہ اس جنگ کی کیا وجہ ہے اور اسکے نتیجہ میں کونسے مفاد حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن وہ جو دانا ہوں۔ عالم ہوں واقف ہوں۔ وہ فوراً جنگ کی وجوہات اور مطلوبہ مفاد بیان کر دینگے۔ غرض کہ ایک کثیر جماعت ایسی پائی جاتی ہے جو بہت سے کام کرتے ہیں۔ بہت سی رسوم کے پابند ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیوں کر رہے ہیں۔ لیکن دانا انسان اپنے ہر کام کی ایک تعریف مقرر کرتا ہے اور اسے دوسروں پر فضیلت حاصل ہوتی ہے ✣

دانا کی مثال آنکھوں والے کی ہے جو جانتا ہے کہ میں کدھر جا رہا ہوں لیکن نادان انسان ایک اندھے کیطرح ہے جسے کچھ خبر نہیں کہ میں کدھر جا رہا ہوں۔ اور اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے۔ ھَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ ✣

بیشک بولنے میں تو یہ ایک چھوٹی سی آیت ہے۔ مگر جسنے غور کیا ہے تو اسمیں اسلام کی سچائی کی کئی دلائل بیان کی گئی ہیں مثال کیا ہوتی ہے ایک واقعہ کو دوسرے لفظوں میں بیان کیا جاتا ہے جب ہم کسی کو شیر کہتے ہیں۔ تو ہماری غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ شیر میں ایک خاص بات یعنے بہادری پائی جاتی ہے۔ وہ اس میں بھی بدرجہ کمال موجود ہے۔ قرآن کریم نے مومن و کافر کا مقابلہ کرتے ہوئے مومن کو آنکھوں والے سے مشابہت دی ہے۔ اور کافر کو اندھے سے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ اندھے اور آنکھوں والے میں کیا خاص فرق ہوتے ہیں۔ جب وہ فرق معلوم ہو جائیں۔ تو پھر یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا جو بات اندھے میں پائی جاتی ہے وہ مسلمان میں پائی جاتی ہے یا غیر مذاہب کے پیرواں میں۔ اندھوں اور آنکھوں والوں میں بہت سے فرق ہوتے ہیں۔ مگر ایک فرق جس کا میں اس جگہ ذکر کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آنکھوں والا تو بتا سکتا ہے کہ میں کدھر جا رہا ہوں۔ مگر اندھا نہیں بتا سکتا۔ کہ وہ کس جہت کیطرف سفر کر رہا ہے جبتک کہ بعض علامات و آثار سے اُسے علم نہ ہو ✣

اب اس فرق کو اسلام اور دیگر مذاہب میں دیکھا جائے تو ہر ایک ذی شعور انسان کو ماننا پڑیگا۔ کہ اسلام کی اور مسلمان کی حالت تو ایسی ہے جیسے آنکھوں والے کی۔ اور غیر مذہب کے پیروان کی حالت ایسی ہے جیسے اندھوں کی ✣

کسی مسلمان سے پوچھ لو۔ کہ تیرا کیا مذہب ہے وہ جھٹ بتا دیگا کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ یہ وہ مقصد ہے جسکے حاصل کرنے کے لئے ایک مسلمان کوشاں ہے اور وہ ہمیشہ اپنی منزل مقصود بتانے کیلئے تیار رہے گا۔ اور چھوٹا بڑا عورت مرد۔ ہر ایک مسلمان اپنا مذہب فوراً مختصر الفاظ میں بتا دیگا۔ کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میرا مذہب اور میری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی توحید پر یقین رکھوں۔ اور لوگوں کو یہ تعلیم پہنچاؤں۔ اور جہاں تک میری طاقت ہو۔ شرک کو مٹا کر ثابت کروں۔ کہ خدا ایک ہی ہے اور اسکے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ خواہ پہاڑ ہوں۔ خواہ دریا ہوں۔ خواہ چاند و سورج ہوں۔ خواہ بُت ہوں خواہ انسان ہوں خواہ حیوان ہوں۔ کوئی ہو۔ میں اسے خدا کا شریک نہیں بناؤنگا۔ اور ہمیشہ اسی کی عبادت اور اطاعت کو مدنظر رکھونگا۔ دوسرا فرض میرا یہ ہوگا۔ کہ میں اللّٰہ تعالےٰ کی وحدت کے ثابت کرنے کے ساتھ ہی اس کے رسولوں کی فرمانبرداری کرتا رہونگا اور دل سے یقین رکھتے ہوئے کہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم اسکے بھیجے ہوئے ہیں۔ آپ کے ہر ایک فرمان کو قبول کرونگا۔ لیکن ساتھ ہی انکو بھی خدا کا بندہ ہی جانوں گا نہ کہ خدا ✣

یہ تو مسلمان کا حال ہے۔ وہ ایک آنکھوں والے کیطرح فوراً اپنی منزل اور اپنا مقصد بتا سکتا ہے کہ فلاں چیز کیطرف میرا قصد و ارادہ ہے ✣

لیکن دیگر مذاہب کے پیرواں سے پوچھ کر دیکھ لو۔ وہ کبھی یہ نہیں بتا سکتے کہ جس مذہب کی اتباع کے وہ مدعی ہیں وہ چیز کیا ہے۔ اور وہ کدھر جا رہے ہیں۔ مسیحیت کیا ہے؟ ہر ایک مسیحی کا عقیدہ الگ ہے ایک جماعت کہتی ہے کہ خدا چار ہیں۔ خدا باپ۔ خدا بیٹا۔ خدا رُوح القدس۔ اور کچھ صفات الوہیت وہ حضرت مریم کو بھی دیتے ہیں۔ کچھ لوگ ہیں۔ وہ حضرت مریم کی الوہیت سے انکار کرتے ہیں۔ کچھ اور فرقہ ہیں وہ مسیح کو انسان مانتے ہیں۔ اور خدا کا ایک بندہ۔ بعض فرقہ کفارہ کے قائل ہیں۔ بعض تورات پر عمل بغیر نجات کو محال قرار دیتے ہیں۔ بعض شریعت کو لعنت سمجھتے ہیں۔ غرضکہ مسیحی یہ نہیں بتا سکتا کہ مسیحیت کیا ہے۔ باوجود اس اختلاف کے وہ ایک دوسرے کو مسیحی کہتے ہیں۔ انکی مثال اندھے کی ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ میں جس سڑک پر چل رہا ہوں۔ وہ کدھر لے جاتی ہے اور تو اور۔ خدا کے وجود میں بھی ان میں بحث ہے۔ اور کوئی تین اور کوئی ایک مانتا ہے ✣

ہندوؤں کا اور بھی بُرا حال ہے۔ ان سے اگر پوچھا جائے کہ ہندو مذہب کی تعریف کرو۔ تو کوئی تعریف نہیں کر سکتے۔ بعض ہندو ہیں جو وید کو بھی نہیں مانتے۔ بعض فرقہ خدا کو بھی نہیں مانتے بعض گائے کا کھانا جائز سمجھتے ہیں۔ بعض سب بدیاں کرنی جائز بلکہ موجب ثواب جانتے ہیں۔ مگر پھر یہ سب کے سب ہندو ہیں۔ اور کوئی ہندو نہیں بتا سکتا۔ کہ جس سڑک پر (ہندو مذہب) وہ چل رہا ہے وہ کس طرف اسے لے جا رہی ہے یعنے کونسے عقائد ہیں جو یہ مذہب منوانا چاہتا ہے ✣

ان مذاہب کا تو یہ حال ہے۔ مگر اسلام نے اپنے پیروان کو کو شرمندہ نہیں کیا بلکہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے چھوٹے سے چھوٹے جملہ میں ان کو بتا دیا ہے کہ اس راہ پر ہم تمہیں چلانا چاہتے ہیں چنانچہ باوجود مسلمانوں میں بھی اختلاف ہونے کے بلکہ باوجود اس کے کہ ان میں بھی سینکڑوں فرقہ پائے جاتے ہیں۔ شیعہ سنی۔ خارجی۔ معتزلی۔ سب اس بات کا اقرار کریں گے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان آنکھوں والوں کی طرح ہیں۔ اور دیگر مذاہب کے پیروان اندھوں کی طرح۔ احمدی جماعت کا دیگر فرقوں سے اس قدر اختلاف ہوا۔ کہ فتوائے کفر بھی لگائے گئے۔ لیکن یہ جماعت بھی اپنا منزل مقصود جس کے حصول کی کوشش کرتی ہے یہی بتاتی ہے۔ کہ خدا کی توحید ثابت ہو۔ اور رسول کریم کی رسالت کا اقرار کیا جائے۔

نشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ✣

تصدیق المسیح

یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون - جسقدر غور کیا جائے - اسیقدر یہ بات عیاں ہوتی چلی جاتی ہے کہ دُنیا میں اختلافات کثیرہ پائے جاتے ہیں ہر شخص دوسرے سے مختلف ہوتا ہے کہنے کو تو یہ بالکل درست ہے کہ انسان باہم کمال مجانست اور مشابہت رکھتے ہیں مگر کیا ہی عجیب بات ہے کہ صانع حقیقی کی صنعت کیسی اعلیٰ درجہ کی واقع ہوئی ہے کہ دُنیا کا ہر ذرہ دوسرے ذرہ سے بالکل نہیں کھاتا صنع اللہ الذی اتقن کل شیء انہ خبیر بما تفعلون یہ اختلاف الوان اور دیگر اختلافات جو انسان کے اعضاء اور اجسام میں پائے جاتے ہیں - بیشک اللہ تعالیٰ کی ہستی کی ایک کامل دلیل ہیں ومن آیاتہ خلق السمٰوٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لآیات للعالمین - اختلاف زبان و رنگ کے علاوہ ممالک بھی مختلف ہیں - ملک کے اختلاف کی وجہ سے باشندوں کی خورد و نوش خوراک و پوشش رنگ و زبان وغیرہ وغیرہ ہزاروں اختلاف پائے جاتے ہیں - پھر آراء میں اتنا تباین اور تخالف واقع ہوا ہے کہ الامان ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک - لوگ ہمیشہ مختلف رہینگے مگر وہی جسپر تیرا رب رحم کرے +

ظاہر کا باطن پر بڑا اثر ہوتا ہے جسمانی اختلافات انسان کے اندرونی اخلاق پر بڑا اثر ڈالتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے آراء - اھواء - اعمال و اقوال میں اختلاف پایا جاتا ہے چونکہ انسانوں میں تخالف اور تضاد کا بیج واقعی پایا جاتا ہے اور امکان غالب تھا کہ یہ بیج زیادہ ترقی کرے اور فی الواقع بعض حالات کے ماتحت اسنے ترقی بھی کی بجونکہ انسان کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ جس طرف وہ رُخ کرتا ہے وہیں نہیں ٹھیرتا - بلکہ آگے اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا - اس لئے خدا تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ اس اختلاف کو حد اعتدال کے اندر رکھنے کے لئے اپنی طرف سے مامور اور مرسل ارسال فرماتا رہتا ہے تا کہ مختلف الخیال لوگ اسکے علم کے نیچے جمع ہوں اور باوجود ان اختلافات کے وہ خدا کا فرستادہ لوگوں کو کلمہ واحدہ پر جمع کر جاتا ہے - اور اسی طرح اختلاف فی الوحدۃ کے ذریعہ سے دُنیا کے کام منصہ ظہور میں آ رہے ہیں - وہ مامور من اللہ ان بندگان خدا کو ایک خدا کیطرف بلاتا ہے جب وہ خدا کے مرسل خدائی ارشاد کے ماتحت دُنیا میں تشریف فرما ہوتے ہیں تو ظلمت کے فرزند انکی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں - اور ملکوتی صفات والے آہستہ آہستہ اس حلقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں - غرضکہ خدا کے مرسل کے آنے پر لوگ دو قسموں میں منقسم ہو جاتے ہیں منھم من امن ومنھم من کفر - کیا ہی یہ عجیب اتفاق ہے کہ صادقوں کے مخالف ہمیشہ دنیا میں موجود رہے ہیں جیسا کہ لیل و نہار کا وجود برابر چلا آتا ہے ایسا ہی نور کے مظہر اور ظلمت کے مظہر بھی دُنیا میں برابر چلے آتے ہیں - جبسے انبیاء کرام علیھم السلام دُنیا میں تشریف لائے ہیں تبھی سے یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ لوگ نبیوں کی مخالفت کرتے ہیں اور سخت مخالفت کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام مجید میں اسکی تصدیق فرماتا ہے یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون - اے افسوس بندوں پر ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا - مگر وہ ضرور انکی مخالفت کرتے ہیں اور اسپر ہنسی اُڑاتے ہیں اور اسکی تحقیر میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے - اللہ اللہ - خدا کا کلام کیا کیا صداقتیں اپنے اندر رکھتا ہے ہمنے بچشم خود اس آیت کریمہ کو اپنے زمانے میں پورا ہوتے دیکھا ہے کیا یہ کافی دلیل نہیں ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اسلام سچا مذہب ہے - اور اس سے بڑھکر اسکی سچائی کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہر زمانے میں اپنی صداقت کے دلائل پیش کرتی رہتی ہے انہ لکتاب عزیز لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ - تنزیل من حکیم حمید +

اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اور ہمارے سید و مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ کے موافق ہماری اس موجودہ صدی میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالےٰ جنے خود انکو دُنیا میں قائم کیا - اور فرمایا کہ تو مسیح موعود ہے تو اسبات کا دُنیا میں اعلان دے اور کسی کی پرواہ نہ کر اور انکو کہدے کہ حضرت عیسےٰ ابن مریم علیہ السلام وفات پاچکے ہیں اور وہ رسولا الیٰ بنی اسرائیل تھے - آپنے ارشاد الہٰی کے ماتحت دعویٰ کر دیا اور ٹھیک اُسی نہج پر جو انبیاء کرام کے ساتھ انکی قومیں اختیار کرتی رہتی ہیں - آپ کی قوم نے آپکے ساتھ سلوک کیا - کذالک ما اتی الذین من قبلھم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون اتواصوا بہ بل ھم قوم طاغون - جسطرح گزشتہ انبیاء کرام کو انکے مخالفین اور معاندین نے ساحر اور مجنون کہا - اسی طرح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپکے مخالفین اور معاندین جادوگر اور دیوانہ کہتے ہے - کیا پہلے لوگ انکو یہ وصیت کر گئے تھے عجیب بات ہے کہ نیک ابرار کی راہ اختیار کرتے ہیں اور بد اشرار کے قدم پر چلتے ہیں - اور ٹھیک ان لوگوں کی طرح جو کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیوں وحی اتری - مکہ یا طائف کے کسی نمبردار یا بڑے آدمی پر وحی کا نزول ہونا چاہیئے تھا بعینہ اسی طرح لولا نزل ھذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم - ہمارے زمانے کے علماء نے بھی کہا - اھم یقسمون رحمت ربک - دوسری جگہ اللہ تعالیٰ انکے اندرونے کی خبر دیتا ہے لولا یکلمنا اللہ او تاتینا آیۃ کذالک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم - اگر خدا لوگوں کے کہے پر چلنے لگے تو دُنیا کا نظام دم بھر میں درہم برہم ہو جائے ولو اتبع الحق اھواء ھم لفسدت السمٰوٰت والارض ومن فیھن بات یہ ہے کہ خالق فطرت خوب جانتا ہے کہ کس شخص کے ذریعہ اپنے بندوں کی نگرانی احسن طور پر کر سکتا ہے - اور کون انکی مخلوقات کا راعی بن سکتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ +

غرضکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت ٹھیک اسی طرح سے کی گئی ہے جسطرح سے گزشتہ انبیاء کرام اور خصوصاً ہمارے سید و مولیٰ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی - کیا خوشی کی بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے آسمان نے گواہی دی - اور رمضان میں شمس و قمر کا خسوف ہوا - اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی - زمین نے زلازل اور طاعون سے آپکی صداقت پر مہر لگائی - تائید الہٰی آپکے ساتھ ہمیشہ شامل حال رہی تمام دُنیا نے اکٹھے ہو کر آپ پر یکدم حملہ کر دیا - اور قریب تھا کہ آپ کا استیصال کر دیتے - مگر وہ خدا جس نے پہلے سے فرما دیا تھا - کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہینگے ہمیشہ آپکی تائید کرتا رہا - اور آپ کو ہر موطن اور میدان میں نمایاں فتح دیتا رہا - انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد - کیا یہ آیت قرآن کریم سے نکالدو گے کیا اب بھی تمہیں شک ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور خدا کے مرسل تھے - اور دلائل اور نشانات کو چھوڑ دو - مگر تم اسبات کا کیا جواب دے سکتے ہو جو قرآن کریم میں لکھی ہوئی موجود ہے - کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ آیت اب ہم نے قرآن شریف میں لکھدی ہے یا ہمنے اللہ تعالےٰ کو نصرت کیلئے مجبور کر دیا ہے خدا سے ڈرو - اور سچے دل سے اسکے فرستادہ پر ایمان لاؤ - یا ایھا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل - اے ایمان والو اللہ اور رسول کو مان لو - اور اُس کتاب کو مان لو - جو اُسنے اپنے رسول پر نازل فرمائی - اور اُس کتاب کو جو اُس نے پہلے نازل فرمائی - کیا اللہ تعالےٰ نے اپنی نصرت سے حضرت اقدس کی تائید نہیں فرمائی - وکفی باللہ شھیدا - کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے نشانات کے مطابق حضرت مسیح موعود نہیں آئے - کیا وہ ساری نشانیاں جو آیت استخلاف میں خلیفہ کے متعلق قرآن میں لکھی ہوئی ہیں - آپ پر صادق نہیں آتیں پھر کیا وجہ ہے کہ تم مومن کہلا کر اللہ کو مانتے ہو نہ رسول پر ایمان لاتے ہو نہ قرآن کریم پر - اور نہ اُس سے پہلی کتابوں پر - کیا یہ چار گواہ کافی نہیں ہیں - ہم پھر کہتے ہیں - یا ایھا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل - اگر تمہیں ان چار گواہوں پر یقین آتا ہے تو تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاؤ - اور مسیح موعود کے علم کے نیچے آجاؤ - واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین +

امر بالمعروف

احکام صیام

"بعد از ملاحظہ حضرت خلیفۃ المسیح"

ماہ رمضان کب شروع ہوتا ہے

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو۔ اور اگر ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے ہونے کے بعد۔ بصورت ابر ایک عادل کی گواہی کافی ہے۔ ایک شہر والوں کا چاند دیکھنا دوسرے شہروں والوں پر جہاں تک اختلاف مطالع نہ ہو حجت ہے۔ اور تار کی خبر معتبر ہے اور اعتبار کی وہی صورت ہے جو عام معاملات میں اختیار کیجاتی ہے +

سحری

روزے کیلئے نیت ضروری ہے۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو نیت نہ کرے اس کا روزہ بھی نہیں۔ صبح صادق یعنی سیاہ میں سے سفید دھاگے کے ظاہر ہونے تک (جو شمالاً جنوباً ہوتا ہے) بیشک کھاتا پیتا رہے۔ سحری اور نماز فجر میں بالعموم پچاس آیت پڑھنے تک کا وقفہ ہوتا تھا۔ ایک مفتی لکھتے ہیں کہ کھانا صبح کاذب میں کھانا چاہیئے۔ تاکہ اسے فی الواقع کاذب ثابت کیا جائے۔ پو پھٹنے کے بعد تک جنبی رہنا منع ہے +

مفصلہ ذیل باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

اپنی بیوی کا بوسہ لے یا اس سے مباشرت بغیر جماع کے کرے۔ یا احتلام ہو جائے۔ یا سرمہ لگائے یا مسواک کرے خشک ہو یا تر۔ آنکھ میں کوئی دوائی لگائے۔ خوشبو سونگھے۔ ناک میں کچھ چڑھانے سے بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے۔ بلغم نگل جانے سے۔ گرد و غبار حلق میں پڑنے یا میاں کے خوف سے بیوی سالن کا نمک چکھ لے۔ تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا گرمی کی وجہ سے سر پر پانی ڈالنے۔ یا کلی کرنے یا بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا +

روزہ ٹوٹ جاتا ہے

اور جماع سے خواہ بغیر انزال کے ہو۔ کلی کرتے ہوئے پانی اندر چلا جائے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس کی قضا لازم ہے جسے بعد میں معلوم ہو۔ کہ جس وقت میں نے سحری کھائی تھی صبح ہو چکی تھی یا جس وقت روزہ کھولا تھا۔ تو ابھی آفتاب غروب نہیں ہوا۔ وہ اس روزہ کو پورا رکھے + عمداً کھانے پینے یا جماع کرنیکا کفارہ ۶۰ روزے یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے +

روزہ رکھنے کے عذر

جنون پر بحالت جنون اور رمضان گذر جائے تو قضا نہیں۔ البتہ بیہوشی جیلخانہ حمل ارضاع یہ عذر ایسے ہیں کہ بعد میں قضا لازم ہے۔ اگر حاملہ و مرضعہ قضا کا وقت نہ پائے تو فدیہ طعام مسکین دیدے۔ مسافر بھی دوسرے وقت میں روزہ رکھے۔ سات کوس سفر ہے مریض بھی صحتیاب ہو کر روزے رکھے۔ مرض کی تحدید نہیں کی گئی۔ دائم المرض شیخ فانی کو ہر روزہ پر ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا حکم ہے۔ اس کھانے کی مقدار۔ عام دستور پر ہے۔ اور کھانے کے معاوضہ میں غلہ بقدر نصف صاع ایک وقت ہے۔ جو کام بطور پیشہ کئے جاتے ہیں۔ انکی وجہ سے روزہ چھوڑنے کا حکم نہیں۔ عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے۔ بعد میں انکی قضا کرے۔ استحاضے والی بیشک روزے رکھے +

روزہ رکھنے کے آداب

روزہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ جھوٹ۔ باطل۔ لغو۔ جھوٹی قسم۔ اور دیگر ناجائز امور سے پرہیز چاہیئے۔ روزہ دار فحش نہ بکے۔ نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس سے جھگڑا کرے یا اسے گالی دے۔ تو صرف اتنا کہدے کہ میں تو روزہ دار ہوں +

روزہ کھولنے کا وقت

سورج کی ٹکی ڈوبنے اور مشرق کی طرف سے رات چڑھ آنے پر روزہ کھول دے۔ روزہ کھولنے میں زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ روزہ کھولنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء اللہ۔ روزہ طاق کھجوروں سے کھولنا مستحب ہے پھر پانی سے +

گھڑیوں کے متعلق ہدایات

جو لوگ اپنی صبح گھڑیوں سے کام لینا چاہیں۔ انکے لئے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آجکل صبح صادق سورج چڑھنے سے ایک گھنٹہ بائیس منٹ پہلے شروع ہوتی ہے۔ اور احتیاطاً ڈیڑھ گھنٹہ یہ وقت رکھ لیا جائے۔ اور چاندنی راتوں میں اس کا پتہ کھلی آنکھ سے نہیں لگتا احتیاط چاہیئے۔ ریلوے ٹائم پر جو گھڑیاں ہوتی ہیں ان میں ۱۲ بجکر ۶ منٹ کے بعد زوال آفتاب ہوتا ہے۔ پہلے نہیں۔ ۴۔ اگست کو صبح صادق لاہور میں غالباً ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر شروع ہوگی۔ اور افطار غالباً ۷ بجکر ۳ منٹ پر۔ اس سے آگے ہر روز صبح کے وقت ۵/۴ منٹ زیادہ کر لیا جائے۔ اور افطار کے وقت سے ۱ منٹ کے قریب گھٹا لیں۔ ۱۵۔ اگست کو صبح وقت صبح صادق ۴ بجکر ۲۸ منٹ ۴۵ سکنڈ ہے۔ اور افطار ۷ بجکر ۰۲ منٹ ۴۳ سکنڈ پر ہو گا +

قیام رمضان

صحابہ کرامؓ میں تین طریق مروج تھے۔ سب سے افضل۔ جو نبی کریم صلعم کے وقت حضرت عمر کی خلافت کے اول تک رہا۔ وہ یہ ہے۔ کہ اپنے اپنے گھروں میں تہجد پڑھے جائیں۔ اسکے بعد یہ کہ سحری سے پہلے باجماعت ۸ رکعت اور تین وتر ادا کئے جائیں۔ اور ان میں قرآن مجید سُنیں۔ پھر یہ کہ عشاء کے بعد ۱۱ رکعت نماز باجماعت میں قرآن مجید سُنیں۔ بیس ۲۰ رکعت بھی صحابہ نے پڑھیں۔ اور اس پر قطعاً صحابہ کرام نے انکار نہیں کیا +

اعتکاف

مسجد میں بیسویں کی صبح کو ایک پردہ کر کے مسجد میں بیٹھ جائے۔ اور تلاوت قرآن مجید و مطالعہ احادیث و ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ بات چیت منع نہیں۔ مگر سوائے ایسی حاجت کے جس سے انسان کو چارہ نہیں۔ یعنی قضاء حاجت یا غسل جنابت۔ مسجد سے باہر نکلنا یا اپنی بیوی سے مباشرت جائز نہیں۔ رستہ چلتے چلتے کسی مریض کو پوچھ لے تو حرج نہیں۔ مگر بالعزم کسی کی عیادت کو نہ جائے نہ مسجد سے باہر نکل کر بغیر ضرورت شدیدہ بات چیت کرنے لگے۔ اگر اس مسجد میں جمعہ نہ ہو۔ تو دوسری میں جا سکتا ہے۔ روزہ رکھنا بھی ضروری ہے + صرف گرمی دُور کرنے کے لئے مسجد کے اندر بیٹھ کر نہا سکتا ہے۔ وضو خانہ یا غسلخانہ مسجد میں داخل نہیں۔ یعنی ان میں جا کر نہانا مسجد سے بغیر حاجت لابدمنہ باہر نکلنا ہے +

عورت بھی اعتکاف کر سکتی ہے خواہ مستحاضہ ہو۔ بی بی اپنے میاں سے بات چیت کرنیکے لئے مسجد میں آسکتی ہے +

روزہ کی نسبت رسول کریم کا ارشاد

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا۔ جو جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا۔ تو خدا کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے +

اسی طرح حضرت ابوہریرۃ فرماتے کہ رسول کریم نے فرمایا کل عمل ابن آدم لہ الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ وقال فی آخرہ للصائم فرحتان یفرحھما اذا افطر فرح واذا لقی ربہ فرح بصومہ۔ یعنے انسان کے تمام اعمال اسکے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دونگا۔ پھر آخر میں فرمایا۔ روزہ رکھنے والے کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اسوقت جب روزہ کھولتا ہے۔ اور ایک اسوقت جب وہ خدا تعالیٰ سے ملیگا۔ تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا +

تاریخ اسلام

غیرت دینی

اسیات کے بتانے کے بعد کہ رسول کریم کی زندگی اور آپکا ہر فعل خشیت الہٰی کی ایک زندہ مثال ہے۔ میں آپکی غیرت دینی کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں ❊

بہت سے لوگ اعلےٰ سے اعلےٰ اخلاق کے نمونہ دکھاتے ہیں مگر یہ اخلاق اسی وقت تک ظاہر ہوتے ہیں۔ جبتک انھیں کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ ذرہ انکے منشا کے خلاف کوئی بات ہو۔ اور انکی آنکھیں لال پیلی ہوجاتی ہیں۔ اور منہ سے جھاگ آنی شروع ہو جاتی ہے اور اگر اشارۃً بھی کوئی انھیں ایسی بات کہہ بیٹھے جسمیں وہ اپنی ہتک سمجھتے ہوں تو وہ اسے برداشت نہیں کرسکتے بلکہ ہر ممکن سے ممکن طریق سے اسکا بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور جبتک بدمقابل سے بدلہ نہ لے لیں۔ انھیں چین نہیں آتا ❊

مگر انھیں لوگوں کو دیکھا جاتا ہے کہ جب خدا و رسول کی کوئی ہتک کرتا ہے تو اسے بڑی خوشی سے سُنتے ہیں۔ اور انکو وہ قطعاً بُری نہیں معلوم ہوتی۔ اور ایسی مجلسوں میں اُٹھنا بیٹھنا ناپسند نہیں کرتے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کسی وقت ان سے بھی کوئی غلطی ہوجاتی ہے۔ اور اس طرح ان کا دین برباد ہوجاتا ہے ❊

جتنے اخلاق اخلاق اور تہذیب تہذیب پکارنے والے لوگ ہیں انکی زندگیوں کا مطالعہ کرکے دیکھ لو۔ ضرور انمیں یہ بات پائی جائیگی۔ کہ دوسروں کے معاملہ میں اور خصوصاً دین کے معاملہ میں غیرت کے اظہار کو وہ بدخلقی اور بدتہذیبی قرار دیتے ہیں۔ مگر اپنے معاملہ میں انکا معیار اخلاق ہی اور ہے اور وہاں اعلیٰ اخلاق سے کام لینا انکے لئے ناممکن ہوجاتا ہے ❊

مومن انسان کا کام اسکے بالکل برخلاف ہونا چاہیئے۔ اور اسے اخلاق کا اعلےٰ نمونہ اپنے معاملات میں دکھانا چاہیئے۔ اور حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بہت سے موقعوں پر چشم پوشی سے ہی کام لے اور جبتک عفو سے کام نکل سکتا ہو۔ اور اس کا خراب نتیجہ نہ نکلتا ہو۔ اسے ترک نہ کرے لیکن دین کے معاملہ میں قطعاً بے غیرتی کا اظہار نہ کرے۔ اور ایسے تمام مواقع جن میں دین کی ہتک ہوتی ہو ان سے الگ رہے اور ایسی تمام مجلسوں اور صحبتوں سے پرہیز کرے کہ جنمیں دین کی ہتک اور اس سے ٹھٹھا ہوتا ہو۔ اور دین پر جسقدر اعتراض ہوں۔ انکو دُور کرنیکی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی قدوسیت قائم کرنیکی نسبت اپنے نفس پر سے اعتراضات دُور کرنے کے لئے زیادہ کوشاں رہتا ہے اور جتنا اسے اپنی صفائی کا خیال ہے۔ اتنا خدا تعالےٰ اور دین حق کی تنزیہ کا خیال نہیں ❊

رسول کریم کی زندگی اس معاملہ میں بھی عام انسانوں سے بالکل مختلف ہے اور آپ بجائے اپنے نفسانی معاملات اور ذاتی تکالیف پر اظہار غضب وغصہ کے نہایت ملائمت اور نرمی سے کام لیتے اور اگر کوئی اعتراض کرتا۔ تو اسپر خاموش رہتے۔ اور جبتک خاموشی سے نقصان نہ پہنچتا ہو کبھی ذب اعتراضات کیطرف توجہ نہ کرتے۔ مگر خدا تعالےٰ کے معاملہ میں آپ بڑے باغیرت تھے اور یہ کبھی برداشت نہ کرسکتے تھے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ہتک کرے۔ اور جب کوئی ایسا موقعہ پیش آتا۔ آپ فوراً اللہ تعالےٰ کی تنزیہ کرتے یا اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے احکام کی لاپروائی کرتا۔ تو اسے سخت تنبیہ کرتے ❊

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے فرمایا کہ جعل النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی الرجالۃ یوم احد وکانوا خمسین رجلاً عبداللہ ابن جبیر فقال ان رایتمونا تخطفنا الطیر فلا تبرحوا مکانکم ھذا حتّٰی ارسل الیکم وان رایتمونا ھزمنا القوم واوطاناھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم فھزموھم قال وانا واللہ رأیت النساء یشتددن قد بدت خلاخلھن و اسوقھن رافعات ثیابھن فقال اصحاب عبداللہ ابن جبیر الغنیمۃ ای قوم الغنیمۃ ظھر اصحابکم فما تنتظرون فقال عبداللہ بن جبیر انسیتم ما قال لکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قالوا واللہ لنأتینّ الناس فلنصیبنّ من الغنیمۃ فلما اتوھم صرفت وجوھھم فاقبلوا منھزمین فذالک اذ یدعوھم الرسول فی اخراھم فلم یبقَ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر اثنی عشر رجلاً فاصابوا منا سبعین وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ اصابوا من المشرکین یوم بدر اربعین ومائۃً سبعین اسیرا و سبعین قتیلاً فقال ابوسفیان أفی القوم محمدٌ ثلاث مرات فنھاھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یجیبوہ ثم قال افی القوم ابن ابی قحافۃ ثلاث مرّات ثم قال افی القوم ابن الخطاب ثلاث مرّات ثم رجع الیٰ اصحابہ فقال امّا ھؤلاء فقد قتلوا فما ملک عمر نفسہ فقال کذبت واللہ یا عدو اللہ ان الذین عددت لاحیاء کلھم وقد بقی لک ما یسوءُک قال یوم بیوم بدر والحرب سجال انکم ستجدون فی القوم مثلۃ لم آمُرْ بھا ولم تسؤنی ثم اخذ یرتجز اُعلُ ھبل اُعلُ ھبل فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم الا تجیبوالہ قالوا یا رسول اللہ ما نقول قال قالوا اللہ اعلےٰ واجل قال ان لنا العزی ولا عزی لکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا تجیبوالہ قالوا یا رسول اللہ ما نقول قال قولوا اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم۔ یعنے رسول کریم نے پیادہ فوج کے پچاس آدمیوں پر اُحد کے دن عبداللہ بن جبیر کو مقرر کیا۔ اور فرمایا کہ اگر تم یہ بھی دیکھ لو کہ ہمیں جانور اچک رہے ہیں تب بھی اپنی اس جگہ سے نہ ہلنا جب تک تمکو میں کہلا نہ بھیجوں۔ اور اگر تم یہ معلوم کرلو کہ ہم نے دشمن کو شکست دیدی ہے اور انکو مسل دیا ہے تب بھی اسوقت تک کہ تمہیں کہلا نہ بھیجا جائے اپنی جگہ نہ چھوڑنا۔ اسکے بعد جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کو شکست دیدی۔ حضرت براء فرماتے ہیں خدا کی قسم میں دیکھ رہا تھا کہ عورتیں کپڑے اُٹھا اُٹھا کر بھاگ رہی تھیں اور انکی پنڈلیاں ننگی ہو رہی تھیں۔ اس بات کو دیکھ کر عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا کہ اے قوم غنیمت کا وقت ہے غنیمت کا وقت ہے تمہارے ساتھی غالب آگئے پھر تم کیا انتظار کررہے ہو۔ اسپر عبداللہ بن جبیر نے انھیں کہا کہ کیا تم رسول کریم کا حکم بھول گئے ہو۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم بھی سارے فوج سے ملکر غنیمت حاصل کرینگے۔ جب لشکر سے آکر ملگئے۔ تو انکے مُنہ پھیرے گئے اور شکست کھا کر بھاگے۔ (اسی کے بارہ میں قرآن شریف کی یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ یاد کرو جب رسول تم کو پیچھے کیطرف بُلا رہا تھا) اور رسول کریم کے ساتھ سوائے بارہ آدمیوں کے اور کوئی نہ رہا۔ اسوقت کفار نے ہمارے ستر آدمیوں کا نقصان کیا اور رسول کریم اور آپکے اصحاب نے جنگ بدر میں کفار کے ایک سو چالیس آدمیوں کا نقصان کیا تھا۔ ستر قتل ہوئے تھے اور ستر قید کیے گئے تھے۔ غرضکہ جب لشکر پراگندہ ہوگیا۔ اور رسول کریم کے گرد صرف ایک قلیل جماعت ہی رہگئی۔ تو ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ کیا تم میں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے اور اس بات کو تین بار دُہرایا لیکن رسول کریم نے لوگوں کو منع کردیا کہ وہ جواب نہ دیں۔ اسکے بعد ابوسفیان نے تین دفعہ بآواز بلند کہا کہ کیا تم میں ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر) ہے۔ پھر جب اس کا جواب بھی نہ دیا گیا۔ تو اس نے پھر تین دفعہ پکار کر کہا کیا تم میں ابن الخطاب (حضرت عمر) ہے۔ پھر بھی جب جواب نہ ملا تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ اسبات کو سُنکر حضرت عمر برداشت نہ کرسکے اور فرمایا کہ اے خدا کے دشمن تو نے جھوٹ کہا ہے جن کا تُو نے نام لیا ہے وہ سبکے سب زندہ ہیں اور وہ چیز جسے تو ناپسند کرتا ہے ابھی باقی ہے۔ اس جواب کو سُنکر ابوسفیان نے کہا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہوگیا۔ اور لڑائیوں کا حال ڈول کا سا ہوتا ہے تم اپنے مقتولوں میں بعض ایسے پاؤ گے جکے ناک کان کٹے ہوئے ہونگے میں نے اسبات کا حکم نہیں دیا تھا۔ لیکن میں اسبات کو ناپسند بھی نہیں کرتا۔ پھر فخریہ یہ کلمات باواز بلند کہنے لگا۔ اُعلُ ھبل اعل ھبل یعنے اے ہبل (بت) تیرا درجہ بلند ہو اے ہبل تیرا درجہ بلند ہو۔ اس پر

رسول کریم نے فرمایا۔ کہ تم اس کو جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا کہیں۔ آپ نے فرمایا کہو کہ خدا تعالےٰ ہی سب سے بلند رتبہ اور سب سے زیادہ شان والا ہے ابوسفیان نے یہ بات سُنکر کہا۔ ہمارا تو ایک بُت عُزّیٰ ہے۔ اور تمہارا کوئی عُزّیٰ نہیں جب صحابہ خاموش رہے تو رسول کریم نے فرمایا۔ کہ کیا تم جواب نہیں دیتے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کیا کہیں۔ آپ نے فرمایا۔ انھیں کہو کہ خدا ہمارا دوست و کارساز ہے۔ اور تمہارا کوئی دوست نہیں +

اس واقعہ سے اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت خدا تعالےٰ کے معاملہ میں کیسے باغیرت تھے۔ ابوسفیان اپنی چھوٹی فتح کے نشہ میں مخمور ہو کر زور سے پکارتا ہے کہ کیا آپ زندہ ہیں۔ لیکن آپ اپنی جماعت کو منع فرماتے ہیں۔ کہ تم ان باتوں کا جواب ہی نہ دو۔ اور خاموش رہو۔ ایک عام آدمی جو اپنے نفس پر ایسا قابو نہ رکھتا ہو۔ ایسے موقعہ پر بولنے سے کبھی باز نہیں رہ سکتا۔ اور لاکھ میں سے ایک آدمی بھی شائد مشکل سے ملے جو اپنے دشمن کی جھوٹی خوشی پر اس کی خوشی کو غارت کرنا پسند نہ کرے۔ لیکن چونکہ ابوسفیان کے اس دعوےٰ میں وہ رسول کریم کی ذات کی ہتک کرنا چاہتا تھا۔ اور یہ ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ میں نے ان کو قتل کر دیا ہے۔ اس لئے رسول کریم نے نہ صرف خود جواب نہ دیا۔ بلکہ صحابہ کو بھی منع کر دیا +

مگر جونہی کہ ابوسفیان نے خدا تعالےٰ کی ذات پر حملہ کیا اور سر میدان شرک کا اعلان کیا۔ اور بجائے خدا تعالےٰ کی عظمت بیان کرنے کے ہبل بُت کی توصیف کی۔ تو آپ برداشت نہ کر سکے۔ اور صحابہ کو حکم دیا کہ اسے جواب دو کہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جو عظمت و جلال کا مالک ہو پھر جب اس نے یہ ظاہر کیا۔ کہ عُزّیٰ ہمارا مددگار ہے۔ آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اسے کہدو کہ ہمارا خدا مددگار ہے۔ اور ہم کسی اور کی مدد نہیں چاہتے۔ اور یہ بات بھی خوب یاد رکھو کہ خدا ہماری مدد کرے گا۔ اور تمہاری مدد کرنے والا کوئی نہ ہو گا +

اللہ اللہ۔ اپنے نفس کے متعلق کیا صبر ہے۔ اور خدا تعالےٰ اور اس کے دین کی کیسی غیرت ہے + اللھم صل علٰی محمد وعلٰی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید +

احباب توجہ فرماویں۔ خریداران الفضل نے ابھی تک اپنے اخبار کی اشاعت کو وسیع کرنے کیلئے چنداں کوشش نہیں فرمائی۔ اگر ہر ایک خریدار اپنا یہ فرض ٹھیرالے۔ کہ مینے کم از کم دو خریدار پیدا کرنے ہیں۔ تو امید قوی ہے۔ کہ یہ کمی بہت جلد پوری ہو جاوے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب حتی المقدور اس اہم امر میں کوشش کر کے ممنون فرماویں گے۔ (مینیجر)

تادیب النساء

اس وقت یورپ اور دیگر بلاد میں عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں ان سے اخبار بیں خواتین ناواقف نہیں ہو سکتیں۔ انگلستان کے حالات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی مستورات دوسرے ممالک سے بھی دو قدم آگے ہی ہیں۔ ایشیائی ممالک کا تو ذکر ہی کیا ہے وہاں کی عورتوں کی نسبت تو مصنفین یورپ قید و غلامی کا الزام لگا ہی رہے ہیں۔ ہمیں تعجب یورپ کی عورتوں پر ہے جو من مانی آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی اپنے مطالبات پیش کرنے سے باز نہیں آئیں۔ وہ یورپ جو اسلام پر عورتوں کے حقوق کے اتلاف کا الزام لگا رہا تھا۔ اس کی عورتیں خود اسکے اس دعوےٰ کو باطل ثابت کر رہی ہیں۔ کیونکہ اگر واقعی یورپ نے عورتوں کے حقوق کا اس قدر خیال رکھا ہوتا جیسا کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں بیان کرتا تھا۔ تو آج یہ شور و شر کیوں ہوتا۔ اور کیوں نساء یورپ غضب و غصہ میں اپنے آپے سے باہر ہو جاتیں۔ اور ظالم مردوں سے دست و گریبان ہونے تک سے احتراز نہ کرتیں +

ریوٹر ہر روز کوئی نہ کوئی ایسی خبر سُنا دیتا ہے جسمیں یہ مذکور ہوتا ہے کہ عورتوں نے ناراض ہو کر فلاں عمارت کو جلا دیا۔ فلاں ریل گاڑی کو پٹڑی سے اُتار دینے کی کوشش کی۔ فلاں وزیر پر برسر بازار حملہ کیا۔ فلاں لیکچرار کے لیکچر میں تالیوں اور سیٹیوں سے رخنہ اندازی کی کوشش کی +

اس قسم کی رخنہ اندازی اور شورش کی بھی چنداں پروا نہ تھی۔ مگر اب وہ یہاں تک دلیر ہو گئی ہیں۔ یا یُوں کہو کہ اپنے حقوق کی حفاظت کی تدابیر کو ناکام ہوتا دیکھ کر ایسی مایوس ہو گئی ہیں۔ کہ انکی کوشش عام لیکچر گاہوں اور بازاروں سے گذر کر خود ملک کی مجلس واضع قوانین یعنے پارلیمنٹ ہوس تک میں خلل اندازی سے احتراز نہیں کرتیں۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ خود شاہ معظم اور ملکہ معظمہ تک پہنچکر فریادی ہونے کے لئے بھی جائز و ناجائز وسائل سے کام لے رہی ہیں +

اس جدوجہد کو دیکھ کر دوسرے ممالک کی عورتیں بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہیں۔ اور تازہ خبر ہے کہ چین کی عورتوں نے بھی درخواست کی ہے کہ انھیں بھی عورتوں کی آزادی کی پاک کوشش میں حصہ لینے کی اجازت دیجائے اور یورپین نساء سیاست نے اس درخواست کو بڑی خوشی سے منظور کیا ہے +

مگر سوال یہ ہے کہ اگر یورپ نے عورتوں کو کامل آزادی دے رکھی تھی۔ تو آج یہ شور کیوں برپا ہوا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ کہنے اور کرنے میں فرق ہے۔ اسلام پر اعتراض کرتے وقت تو بیشک مسلمان عورتوں کے حقوق پر بحث کرنا آسان ہے مگر اپنے گھر کی بدحالی مشکل سے نظر آسکتی ہے +

اس تمام فساد کی جڑ کا دریافت کرنا بالکل آسان ہے یورپ نے اپنی عقل سے عورت کو بعض آزادیاں دیکر یہ سمجھا تھا کہ اس طرح یہ اپنے اصل حقوق سے دست بردار ہو جائیگی۔ اور گو ایک مدت تک یورپ کی عورتیں اس فریب میں آئی رہیں۔ مگر آخر یہ دھوکا کب تک رہتا۔ فریب کھل گیا۔ اور انھوں نے نہ صرف اپنے جائز حقوق کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ بلکہ (شائد پچھلے تلف شدہ حقوق کے معاوضہ کے طور پر) مردوں کے حقوق میں بھی دست اندازی شروع کر دی ہے +

یورپ نے جو حقوق عورت کو دیئے ہیں۔ وہ ایسے نہیں ہیں کہ جنسے عورت کی حقیقی ضروریات پوری ہو سکیں۔ بلکہ انکی مثال ایسی ہی ہے کہ جیسے بچہ جب دودھ کیلئے روتا ہے اور اسے دودھ دینا مناسب نہیں ہوتا۔ تو والدین اسے کوئی کھلونا دیدیتے ہیں کہ اس سے کھیلتا رہے اور دودھ کی طرف سے اسکی توجہ ہٹ جائے مگر بچہ کھلونے سے کب تک بہل سکتا ہے +

پردہ کی آزادی یا ادھر اُدھر سیریں کرنے کی اجازت دیکر یورپ نے عورتوں کو خوش کر رکھا تھا۔ مگر نہ تو ان کو جائداد کا وارث بنایا تھا نہ مال کا مالک۔ نہ عورت و مرد کے تعلقات کے کشیدہ ہونے پر عورت کے حقوق کی حفاظت کا سامان کیا تھا۔ نہ ان فطری قوےٰ کے ظہور کے لئے جو انسان میں پائے جاتے ہیں۔ کوئی تدبیر کی تھی۔ ایک معاہدہ تھا جو مرد نے عورت سے کر لیا تھا کہ تو جہاں چاہے آزاد پھر۔ اور میرے کام میں دخل نہ دے۔ اور جس طرح میری مرضی ہو مجھے کرنے دے۔ مگر اسلام نے اس کے خلاف عورت کے ہاتھ میں کھلونا دیکر خوش کرنا نہیں چاہا۔ بلکہ اسکی ضروریات کو پورا کیا ہے۔ اسکی حاجتیں روا کی ہیں۔ اور اس کے حقوق کی نگہداشت کی ہے۔ اور بچوں کیطرح یہ نہیں کہا کہ جاؤ گھر سے باہر جا کر کھیلو۔ اور ہمیں اپنا کام کرنے دو۔ بلکہ بجائے جھوٹی آزادی دینے کے اس کی سچی راحت کا سامان کیا ہے۔ مگر اس کے باوجود یورپین مصنف اسلام پر اعتراض کرتے رہے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ حقوق طلب عورتیں یورپ کو اپنی غلطی سے آگاہ کر دینگی +

مسیحی قانون کا نقص

مسیحی قانون نے مرد کو ایک سے زیادہ بیوی کی اجازت نہیں دی۔ اور خواہ وہ کتنا ہی محتاج ہو اور مضطر ہو اسے مجبور کیا ہے کہ ایک ہی بیوی پر قناعت کرے۔ لیکن چونکہ انسان اس قانون کی پابندی نہیں کرسکتا۔ اور کسی اعلیٰ غرض کو مدنظر نہ بھی رکھے۔ تب بھی وہ بعض ضروریات سے مجبور ہو جاتا ہے کہ دوسری شادی کرے۔ اس لئے یورپ میں اس قسم کے واقعات ہمیشہ سُننے میں آتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مجبور ہو کر دو دو شادیاں کرلیں۔ اور ایک بیوی سے دوسری بیوی کو مخفی رکھا تا فتنہ نہ ہو مگر ان واقعات کی موجودگی میں بھی یورپ کو ابھی ہوش نہیں آیا اور وہ ابھی اپنی بات پر پختہ ہے۔ یعنی ایک سے زیادہ شادیاں کرنے والوں کو قانونی شکنجہ میں جکڑا جاتا ہے +

اگر تعصب کو ایک طرف رکھ کر غور کیا جائے تو اس بات کے ماننے سے انکار نہیں ہوسکتا کہ دوسری بیوی کی ضرورت ضرور پڑتی ہے مثلاً کسی کی بیوی پاگل ہو جائے۔ کوڑھی ہو جائے یا اسکے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو یا کوئی اور ایسی بیماری ہو جسکی وجہ سے وہ خاوند کی قدرتی خواہشات کو پورا کرنے سے قاصر ہو تو خاوند کیا کرے۔ ایک جوان انسان جو اپنے دلمیں ہزاروں قسم کی امنگیں رکھتا ہے۔ ایسی مجبوری کے وقت اپنی تمام آئندہ ترقیات کے سامانوں کو خراب ہوتا یا اپنی نسل کو منقطع ہوتا دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا۔ اور مجبوراً قانون کے خلاف خفیہ طور سے اپنی ضروریات کو پورا کرتا ہے +

اگرچہ اس قسم کے واقعات آج سے پہلے بارہا ہو چکے ہیں کہ بعض مسیحیوں نے تنگ ہو کر مسیحیت کے قانون کو بالائے طاق رکھا۔ اور خفیہ دوسری شادی کرلی۔ لیکن اسوقت اس مضمون کے لکھنے کا محرک وہ تازہ واقعہ ہے جسے ٹائمز آف لنڈن نے اپنی پچھلی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ سنٹرل کریمنل کورٹ میں پچھلے جمعے چارلس ہاسکن کے مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اسپر یہ الزام تھا کہ اس نے اپنی بیوی کی زندگی میں امیلی اتھر پار کر سے شادی کرلی۔ ہے مجرم کی طرف سے گواہ پیش ہوئے۔ اخبار نیو ایج کے ایڈیٹر نے گواہی میں بیان کیا کہ مجرم کوئی چھوٹا آدمی نہیں بلکہ انگلستان کا مشہور مصنف ہے اور اپنی تصنیفوں کی وجہ سے انگلستان کا ٹالسٹائے (روس کا مشہور فلاسفر) کہلاتا ہے۔ جج نے چارلس ہاسکن پر جرم ثابت پایا۔ اور اسے چھ ماہ قید سخت کی سزا دی +

جادو وُہ جو سر چڑھ کے بولے

"اس جگہ ہم ایک نوجوان احمدی طالب علم کا ایک مباحثہ جو ایک مولوی سے ہُوا۔ درج کرتے ہیں۔ اگرچہ جو معیار صداقت مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ وہ درست نہیں۔ مگر اس واقعہ کو پڑھ کر معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ آجکل کے علمأ لوگوں کو بہکانے کے لئے کیسی کیسی چالیں چلتے ہیں۔ اور پھر بعض اوقات خود ہی اپنے اقوال کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اللّٰھم احفظنا من فتنتھم

(ایڈیٹر)

گزشتہ سے پیوستہ ماہ ستمبر کا ذکر ہے۔ کہ میں مسجد احمدیہ جموں میں بیٹھا ہُوا تھا کہ ڈھنڈورہ کی آواز سُنائی دی۔ کہ فلاں مسجد (میاں فتحدین صاحب والی) میں فلاں فلاں مولوی صاحب کا وعظ ہوگا۔ جو کہ پیر جماعت علیشاہ صاحب علیپوری کے مرید ہیں۔ میں بھی ان کے وعظ کا خواہاں تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد چلا گیا+ مولوی صاحب نے فرمایا:-

لا الٰہ الا اللہ کے ۱۲ حروف اور محمد رسول اللہ کے ۱۲ حروف ہیں۔ اسی طرح جتنے بزرگ تائید اسلام کیلئے آئے ہیں۔ سب کے ناموں کے بارہ حروف ہوتے ہیں کچھ نام انھوں نے گنوائے بھی۔ اور اس قاعدہ کو سچوں کے پرکھنے کا گُر قرار دیا+ جب وہ وعظ ختم کر چکے۔ تو مَیں نے عرض کیا +

میں۔ "مولانا۔ پیر جماعت علیشاہ صاحب علیپوری جو آپکے پیر ہیں۔ انکے اسم مبارک کے بارہ حروف پورے تو نہیں ہوتے۔ یا کم ہوتے ہیں یا زیادہ۔ انکے پورا نہ ہونے سے کیا آپکے پیر صاحب جھوٹے ثابت ہوئے +

مولویصاحب۔ "تو کیا آپ پیر صاحب موصوف کے مرید نہیں ہیں"+

میں "جناب من میں ان کا مرید نہیں ہوں +

مولویصاحب۔ "تو آپ کا پیر کون ہے"+

میں۔ "ہمارے پیر ہیں۔ **حضرت مرزا صاحب**"۔

مولویصاحب۔ "تو کیا انکے نام کے بارہ حروف بن جاتے ہیں"

میں "جی ہاں! حضرت + مرزا + صاحب = ۱۲"

مولویصاحب۔ **مرزا غلام احمد** کیوں نہیں کہتے"

میں "صاحب آپ نے درست فرمایا۔ مرزا+ غلام+ احمد

مولویصاحب "صرف نام احمد چاہیئے"

میں۔ "مولوی صاحب۔ بزرگوں کے نام کے ساتھ کوئی نہ کوئی لفظ ادب کا لگانا ضروری ہوتا ہے۔ مگر میں مرزا صاحب کے نام کے ساتھ کوئی لفظ عزت کا نہیں لگاتا۔ صرف انکے دعاوی کے جو الفاظ ہیں۔ وہی لگاتا ہوں۔ دیکھئے کتنے حروف بنتے ہیں +

غلام احمد مسیح = ۱۲ یا غلام احمد مہدی = ۱۲- یا غلام احمد امام = ۱۲ یا غلام احمد کرشن = ۱۲- کچھ کہئے لفظ **بارہ** ہی بنتے ہیں۔ ذرا غور فرمائیے"+

مولویصاحب"۔ نہ تو ہم مانتے ہیں۔ انھیں **مسیح** اور نہ ہی **مہدی** اور نہ ہی **امام** اور نہ ہی کرشن+ عام طور پر لوگ انھیں **مجدّد** کہتے ہیں۔ اس لفظ کو آپ کی خاطر ہم مان سکتے ہیں"+

میں "مولویصاحب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ **چودھویں** صدی کا مجدد اپنے وقت کا امام بھی ہوگا۔ مہدی بھی ہوگا۔ مسیح بھی ہوگا"+ تو ان الفاظ کے ماننے میں آپکو کیا اعتراض ہے"+

مولویصاحب" یہ تو دوسری بحث ہے۔ آپ الفاظ پورے کریں"+

میں۔ مولوی صاحب گن کر تو دیکھئے۔ غلام احمد مجدد = ۱۲"

مولویصاحب" ہم تو انکو کچھ بھی نہیں سمجھتے"

میں "تو آخر پھر آپ ان کو سمجھتے کیا ہیں"

مولویصاحب۔" ہم تو کافر کہتے ہیں"

میں "نعوذ باللہ من ذالک۔ مگر تب بھی بارہ ہی بنتے ہیں"۔

مولویصاحب"۔ وہ کافر تھا۔ وہ دجّال تھا۔ وہ تو بڑا بھاری کاذب تھا" نعوذ باللہ +

میں۔ مولوی صاحب۔ آپ جو کچھ چاہیں۔ کہیں۔ آپکے اختیار ہے۔ مگر آپ جو لفظ لگائیں۔ مرزا صاحب کے نام کے بارہ حروف ہی بنتے ہیں۔ اور خود آپ کے بتائے ہوئے نشان سے وہ سچے ٹھیرتے ہیں +

مولویصاحب" ارے کوئی یہاں ہے بھی کہ نہیں مسجد میں اس مرجئی (مرزائی) کو کس نے آنے دیا"

میں "صاحبان! مولویصاحب کی تو نز کی تمام شد۔ آپ میں سے اگر کوئی صاحب چاہیں۔ تو وہ بھی اپنے آپ کو کسی اور عجیب غریب نادر طریق سے آزما دیکھیں۔ میں تو ایک معمولی طالب علم ہوں۔ لیکن میرا خدا میرے ساتھ ہے"

میری اس بات کو سُنکر لوگ ہنس پڑے اور میں خدا کے فضل سے سلامت گھر آگیا۔ الحمد للہ رب العلمین +

چوہدری فتح حسین صادق

از جموں

مذاہب باطلہ کی بنا بدظنی پر ہے

دنیا میں جتنے مذاہب باطلہ پائے جاتے ہیں۔ ان سب کی بنا کسی نہ کسی بدظنی پر مبنی ہے۔ جو ان کو صفات اور اسماء الٰہیہ کے متعلق لگی ہے۔ ذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم اردٰکم فاصبحتم من الخاسرین۔ اسی تمہاری بدظنی نے جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کی۔ تم کو تباہ کر دیا۔ پس تم خسارہ پانیوالوں میں سے ہو گئے +

وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون ما کانوا یعملون۔ اور اللہ کے بڑے خوبیوں والے نام ہیں۔ ان سے اسکو پکارا کرو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو۔ جو اسکے اسماء میں الحاد اور کجروی کرتے ہیں۔ انکو اس کا بدلہ دیا جاویگا جو وہ کرتے تھے۔ اب تم ذرا غور کر کے دیکھ لو۔ کہ جتنے مذاہب باطلہ ہیں۔ خواہ بیرونی ہوں یا اندرونی سب نے کسی نہ کسی اسم الٰہیہ کا خلاف کیا ہے۔ سب سے پہلے برہمو سماج کو لو۔ انھوں نے نعوذ باللہ منہا خدا کو ایک بکم صم وجود مانا ہے۔ اور یہ بدظنی کی ہے کہ خدا میں صفت تکلم نہیں ہے ماقدروا اللہ حق قدرہ اذقالوا ما انزل اللہ علیٰ بشر من شئی۔ صرف اس ظن کی وجہ سے خدا کو انھوں نے اپنے اوپر قیاس کر لیا۔ کہ بولنے سے بولنے کا آلہ ماننا پڑے گا۔ اور اس سے جسم لازم آئیگا۔ اور یہ نہ سمجھا کہ وہ لیس کمثلہ شئی ہے۔ مگر اس ظن کو ہم کیا کریں جبکہ یقینی وسائل سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیشہ سے بولتا رہا ہے۔ اب بھی بولتا ہے۔ اور آگے بھی بولتا رہے گا۔ مشاہدہ کیسے غلط ہو سکتا ہے جبکہ ہمنے بچشم خود ایسے اشخاص کے بابرکت وجود کو دیکھا کہ جن سے خدا نے کلام کیا۔ اور پھر اس کلام نے خود ثابت کر دیا۔ کہ واقعی وہ کلام عالم الغیب والشہادہ کا کلام تھا۔ ما لھم بہ من علم ان یتبعون الا الظن وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔ انکو اس کا بالکل علم نہیں ہے۔ یہ صرف ظن کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ ظن حق کے مقابلہ میں ذرہ بھر بھی کافی نہیں ہو سکتا

اس کے بعد ہم آریوں کے مذہب کو لیتے ہیں۔ آریہ مذہب نے خدا تعالےٰ کے خالق ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اس غلطی نے ان کو ایک اور غلطی میں ڈالدیا ہے۔ جب انھوں نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ خدا تعالےٰ ہماری طرح بالکل عاجز ہے کہ وہ بغیر مادہ اور روح کے کچھ بنا نہیں سکتا۔ ماقدروا اللہ حق قدرہ۔ ان اللہ لقوی عزیز۔ اے بدظن انسان اس نے تجھ کو عدم سے لا کر ہستی میں لا کھڑا کیا۔ کیا تجھے معلوم ہے کہ تو کہاں تھا۔ اولا یذکر الانسان انا خلقنا من قبل ولم یک شیئاً۔ کیا انسان کو یاد نہیں کہ ہم نے اس کو پہلے پیدا کیا۔ اور وہ کچھ بھی نہ تھا۔ یہ غلط اصل مان کر انھیں اور غلط اصل گھڑنا پڑا جیسے مسئلہ تناسخ یا آواگون کہا جاتا ہے۔ کیونکہ انھوں نے دیکھا کہ روحیں اور مادہ محدود ہیں اگر خدا سب روحوں کو مکتی دیدے تو وہ اور روحیں کہاں سے لاوے کیونکہ خود تو بنانے سے عاجز ہے۔ اس لئے اسے خواہ نخواہ ایسا قاعدہ تجویز کرنا پڑا۔ کہ وہی روحیں بار بار چکر کھا کر واپس آتی رہیں۔ اس سے خدا تعالےٰ کا قادر مطلق سرب شکتی مان ہونا غلط ہو گیا۔ اور خدا تمام اختیارات سے معزول قرار دیا گیا۔ وربک یخلق ما یشاء ویختار ما کان لھم الخیرۃ سبحان اللہ وتعالےٰ عما یشرکون تیرا رب پیدا کرتا ہے۔ جو وہ چاہتا ہے۔ اور برگزیدہ کرتا ہے۔ برگزیدہ کرنا انکے اختیار میں نہیں۔ پاک ذات ہے اللہ اور وہ بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں +

آریہ مذہب نے خدا تعالےٰ کے بہت سے اسماء الٰہیہ سے انکار کیا۔ اور سخت بدظنی سے کام لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو خالق نہ مانا جاوے تو لابدی طور سے ماننا پڑے گا۔ کہ اسے اشیاء کے تمام اجزاء کا کماحقہ علم نہیں ہے۔ کیونکہ جب مادہ اور روح اس کے ہاتھ سے ہی نہیں نکلے تو وہ کیسے ان کے خواص سے واقف ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ۔ قرآن شریف کیسی حکیمانہ کتاب ہے۔ اس نے خلق کے ساتھ علم کو وابستہ کر دیا ہے۔ خلق کل شئی وھو بکل شئی علیم۔ اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو خوب جانتا ہے +

اب عیسائیوں کو لو۔ انھوں نے خدائی کارخانہ کو ہی درہم برہم کر دیا۔ بھلا کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ قدوس ہستی اپنے عرش حکومت سے اتر کر ایک عورت کے پیٹ کے اندر محاط ہو جاوے۔ حالانکہ وہ محیط کل شئی ہے۔ وکان اللہ بکل شئی محیطاً۔ پھر نو ماہ حیض کھا کر عام انسانوں کیطرح پیدا ہوا۔ اور دوں کی عوارض کا عرضہ بنا رہا۔ اس پر طفولیت اور شباب کا وقت آیا۔ بھلا کوئی انسان دنیا میں موجود ہے کہ اس کی عقل یہ گواہی دیوے۔ کہ ایسے کو خدائی کا جامہ پہنایا جاوے۔ وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً۔ لقد جئتم شیئاً ادًّا۔ تکاد السمٰوات یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا ان دعوا للرحمٰن ولداً۔ انکو اتنی سمجھ نہیں آتی کہ ایک انسان جو اوروں کیطرح کھاتا پیتا ہے وہ کس طرح خدا ہو سکتا ہے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل وامہ صدیقہ۔ کانا یاکلان الطعام انظر کیف نبین لھم الایات ثم انظر انی یؤفکون بھلا کوئی بات تو اس میں دکھلاؤ جو اور کسی رسول میں نہ پائی جاتی ہو۔ اور رسولوں کیطرح وہ گذر گیا۔ اس کی ماں بھی تھی۔ وہ دونو کھانا کھایا کرتے تھے۔ ہم تو ان کے لئے کھولکر بیان کرتے ہیں۔ اور کتنے نشانات بتلائے ہیں کہ وہ ہرگز خدا نہیں تھے پھر غور کر کیسے الٹے جا رہے ہیں۔ یہ سب مصیبتیں انھیں کیوں اختیار کرنی پڑیں۔ انھوں نے مان لیا کہ خدا رحمٰن نہیں ہے۔ خدا اپنے رحم سے معاف نہیں کر سکتا۔ اس لئے ان کو یہ گورکھ دھندہ بنانا پڑا +

اس لئے خدا نے فرمایا۔ کہ رحمٰن کبھی اپنا بیٹا نہیں بنا سکتا۔ رحمٰن اپنے فضل سے بغیر کسی کفارہ انسانی کے معاف کر سکتا ہے۔ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ دیعفوا عن کثیر +

کیا رکھتا ہوں میں

یہ تو سچ ہے۔ اک دلِ بے مدعا رکھتا ہوں میں
پھر بھی گھبراتا نہیں آخر خدا رکھتا ہوں میں

تیری توپوں اور بندوقوں سے کیوں ڈرنے لگا
اپنے ترکش میں کئی تیرِ دعا رکھتا ہوں میں

ناصرت کے رہنے والے کی خدائی کیا کروں
مجھ کو بس ہے یہ محمدؐ مصطفیٰ رکھتا ہوں میں

دیکھ ظالم مت ستا مجھ سے نہ بڑھ اللہ کو مان
نالۂ شبگیر اور آہ رسا رکھتا ہوں میں

مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار
ملک فانی کیا کروں ملک بقا رکھتا ہوں میں

فرش سے اٹھ کر ہلاتے عرش کی زنجیر کو
تیرے کوچے کا گدا ہوں۔ وہ صدا رکھتا ہوں میں

ذکر و فکر حق تعالےٰ سے کبھی غافل نہیں
یاد پیمانِ وفا۔ قالوا بلیٰ رکھتا ہوں میں

آندھیاں چلتی رہیں طوفاں بھی آیا کریں
جڑ مری قائم رہے گی وہ بنا رکھتا ہوں میں

حشر کے دن پرسشِ اعمال پر میرا جواب
بس یہی ہوگا کہ حبِ میرزا رکھتا ہوں میں

نور کے سایہ میں اکمل الفت محبوب کی
صد شکر تہائے دردِ لا دوا رکھتا ہوں میں

معرفت الٰہی

"ذیل میں ہم ایک نوٹ حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا شائع کرتے ہیں۔ یہ نوٹ جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ اب تک شائع نہیں ہوا۔ اسے پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ معرفت الٰہی کیا چیز ہے۔ اور اس کے حاصل ہونے سے انسان کے خیالات کیسے پاکیزہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ کس طرح خلوت میں جلوہ کے مزہ لوٹتا۔ اور سکھ کی زندگی بسر کرتا ہے۔ ایڈیٹر"

اگر مجھے زندان میں بٹھا دیا جائے تو میں ناخوش نہیں۔ کیونکہ میرے ساتھ وہ ہے۔ جو اپنے وفادار زندانی کو تسلی دیتا ہے۔ اور اگر مجھے اس کے تعلق کی وجہ سے قتل کیا جائے تو میں رنجیدہ نہیں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسوقت تک جو میری جان نکل جائے وہ اپنے راحت بخش کلام سے مجھے سرور بخشے گا میں اسکو چھوڑ کر کس کو قبول کر سکتا ہوں۔ کس کے پاس وہ تسلی ہے جو اُسکے پاس ہے۔ میں اسکے بعد کیا تلاش کروں۔ کہ وہ مجھ سے بڑی محبت سے کلام کرتا ہے۔ اور اپنے خارق عادت نشانوں سے مجھے تسلی بخشتا رہتا ہے جسوقت دُنیا سوتی ہے اور ہر ایک غفلت میں ہوتا ہے۔ اسوقت وہ مجھے جگاتا ہے اور میرے ساتھ کلام کرتا ہے اور مجھے آیندہ کی خبریں دیتا ہے اور میری دُعائیں سُنتا ہے میں جانتا ہوں کہ وہی میرا بہشت ہے جسکے تعلق سے مجھے نجات ملی ہے۔ میں ہر یک کو جانتا ہوں کہ جو اس سے دُور ہے وہ گمراہ ہے۔ مگر میں بجز درد دل ظاہر کرنیکے اسکے دل میں اُتر نہیں سکتا۔ تا اسکے دلکو صاف کر دوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ اسکی خاص تجلّی کے بغیر ہر یک دل اندھا ہے مگر میں انکے اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ تا انکو نور بخشوں۔ اور میں جانتا ہوں کہ اسکی خاص رُوح کے بغیر ہر یک دل مردہ ہے۔ مگر میں انکو خود بخود زندہ نہیں کر سکتا جبتک زندگی کی رُوح آسمان سے نہ اُترے۔ دُنیا نابینا ہے باہم لڑ رہی ہے مگر انہیں سے سچا وہی ہے جو اس سے معرفت کا تعلق رکھتا ہے اور ہر یک معرفت کا دعویٰ کرتا ہے مگر اس دعویٰ میں صادق وہی ہے جو کثرت سے (مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتا ہے) +

چین کا فلاسفر

ہندوستان میں چونکہ اسلام اور ہندوازم ہی کے پیروان کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عام طور پر یہاں کے لوگ انھیں مذاہب سے واقف ہیں۔ یا برٹش گورنمنٹ کے مذہب مسیحیت سے واقفیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ شاہی مذہب ہے مگر شائد نوّے فیصدی باشندہ اسیات سے بالکل ناواقف ہونگے کہ ہندوستان کے باہر ہندومت کو تو لوگ جانتے بھی نہیں۔ ہاں اسلام اور مسیحیت ہر ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور انکے سوا اور بڑے بڑے مذاہب ہیں کہ جنکے پیرو کروڑوں کی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ چین کی اکثر آبادی کا مذہب کنفیوشنزم ہے اور ناظرین اخبار کی واقفیت کے لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اس مذہب کے بانی کے کچھ مختصر حالات بیان کر دیں +

کنفیوشس جو اس مذہب کا بانی ہے۔ وہ حضرت مسیح سے پانچسو اکاون سال پہلے پیدا ہوا۔ اور بہتّر سال کی عمر پا کر چار سو اکاون سال قبل مسیح فوت ہوا۔ یہ صوبہ شان ٹنگ کے شہر ذی چوان میں پیدا ہوا۔ اور ابھی تین سال کا ہی تھا کہ اسکا والد فوت ہو گیا۔ اور ماں اسے اپنے ساتھ لیکر ایک قریب کے شہر کو فو میں جا بسی۔ اور اڑھائی ہزار سال سے یہ خاندان یہیں بود و باش رکھتا ہے +

کنفیوشس کا اصل نام کنگ فوٹزی تھا مگر یورپ کے سیاحوں نے زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے اسے بگاڑ کر کنفیوشس بنا دیا اور اسی نام سے اب وہ چین کے باہر مشہور ہے۔ فوٹزی کے معنے ہیں فلاسفر اور کنگ۔ فوٹزی کے معنے ہوئے وہ فلاسفر جس کا خاندانی نام کنگ تھا +

کنفیوشس کی اٹھارہ سال کی عمر میں شادی ہوئی۔ اور بائیس سال کی عمر میں اس صوبہ کے گورنر نے اسے غربا میں غلّہ تقسیم کرنے کے کام پر مقرر کیا۔ اور گو یہ اپنے کام میں ایسا ہوشیار نہ تھا مگر پھر بھی خوش اخلاقی اور شرافت کی وجہ سے نیک نام تھا +

چوبیس سال کی عمر میں اسکی والدہ فوت ہو گئی۔ اور یہ اپنے کام کو چھوڑ کر اپنے گاؤں چلا گیا۔ جہاں سوا دو سال تک بیکار رہا۔ اس عرصہ کے گزرنے پر اسے علوم مروجہ کے سیکھنے کا شوق ہوا۔ اور تاریخ قانون آرچیالوجی وغیرہا علوم کے سیکھنے میں مصروف ہوا +

یہ وہ وقت تھا کہ چین میں عناصر اور مردوں کی روحوں کی عبادت کا زمانہ تھا۔ کنفیوشس مذہب پر غور اور فکر کرتا ہوا اسوقت کے مشہور فلاسفر لاؤ (چین کے ایک دوسرے مذہب کا لیڈر) کے پاس بھی گیا۔ مگر اسکی تعلیم اسے پسند نہ آئی۔ کیونکہ اسکی تعلیم بہت بیچیدار تھی۔ اور کنفیوشس کا خیال تھا کہ کوئی ایسی تعلیم ہونی چاہیئے جس سے انسان کو اخلاق فاضلہ کے حصول کی ترغیب دیجائے +

یہ ابھی اس فکر میں تھا کہ ملک میں سیاست کا ایک شور برپا ہو گیا۔ اور چھوٹے بڑے سب ملکی معاملات میں دلچسپی لینے لگے اس لئے کنفیوشس اپنے صوبہ کو چھوڑ کر بھاگ گیا تاکہ چھپکر مذہب پر غور کرے +

آخر اس نے ایک تعلیم تیار کی۔ اور اپنے علاقہ میں واپس آکر لوگوں کو اپنے فلسفہ کیطرف بُلانے لگا۔ وہاں کے صوبہ دار نے اسکو پھر ایک عہدہ دیدیا۔ جس کا کام اس نے ایسی خوبی سے کرنا شروع کیا کہ ملک روز افزوں ترقی کرنے لگا۔ حتیٰ کہ آس پاس کے صوبوں کو خطرہ ہوا۔ کہ کہیں صوبہ لو ترقی کرتے کرتے دوسرے صوبوں کو نقصان نہ پہنچائے۔ اور اسکے خلاف ایک گہری سازش کی گئی جس پر تیرہ سال کے لئے اسے بن باس قبول کرنا پڑا۔ مگر اس مدت کے گزرنے سے پہلے صوبہ لو کے نئے گورنر نے اسے واپس بُلا لیا۔ اور اس نے واپس آکر ملک چین کی ایک عظیم الشان تاریخ لکھنی شروع کی۔ علاوہ ازیں ایک دو کتابیں مذہبی فلسفہ پر بھی اس نے تصنیف کیں +

اپنی وفات کے وقت اسکے آخری الفاظ یہ تھے کہ افسوس دُنیا میں کوئی ایسے بادشاہ نہیں۔ جو میری تعلیم کی قدر کر سکیں +

جسوقت کنفیوشس نے اپنی تعلیم چینیوں کے سامنے پیش کی۔ اسوقت چین حرص۔ عیاشی۔ سازش اور بے وفائی کی امراض میں مبتلا تھا۔ مگر اس نے یکدم اس تعلیم کے خلاف سچائی۔ محنت۔ انصاف اور فرائض قومی کی تعلیم دینی شروع کی اور رفتہ رفتہ چین کا ایک بہت بڑا حصہ اس کا قائل ہو گیا۔ اور گو اسکی زندگی میں اسکی ایسی قدر نہیں ہوئی مگر مرنے کے بعد جب استبدادی حکومت کی بجائے کچھ اصلاح یافتہ حکومت قائم ہوئی۔ اور اسکے بانی نے کنفیوشس کی قبر کی زیارت کی تو تمام چین میں اسکی قدر شروع ہو گئی۔ اور کنفیوشنزم ایک شاہی مذہب خیال کیا جانے لگا۔ چنانچہ اسوقت سے آجتک اسکے خاندان پر حکومت کیطرف سے انعامات کی ایک بارش ہوتی رہی ہے۔ اور اب بھی اسکی نسل میں سے ستتّرواں قائم مقام اپنے چھوٹے سے شہر پر اسی طرح خود مختارانہ حکومت کر رہا ہے جس طرح پوپ اٹلی کے شہر ویٹیکن پر +

کنفیوشس کی نسبت ایک قصہ مشہور ہے کہ اسے ملک کی اصلاح کا خیال اس طرح پیدا ہؤا۔ کہ اس نے ایک جنگل میں ایک عورت کو دیکھا۔ کہ تنہا بیٹھی تھی پوچھنے سے معلوم ہؤا۔ کہ اس جنگل میں اسکا خاوند اور بیٹے تباہ ہو گئے ہیں۔ جن میں سے ایک کو شیر اٹھا کر لے گیا ہے مگر بادشاہوں کے ظلم سے ڈر کر وہ اس جنگل کو شہری زندگی سے زیادہ پسند کرتی ہے کنفیوسس پر اس بات کا ایسا اثر ہؤا کہ اس دن سے اس نے اپنے ملک کی اخلاقی اور سیاسی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اور اسکی اور اسکے پیروان کی صدیوں کی کوشش کے بعد آخر کامیابی بھی ہوگئی

خُطبہ جمعہ

سورہ بقرہ کا دوسرا رکوع پڑھکر فرمایا

الحمد ام القرآن ہے

یہ ایک سچی اور پکی بات ہے۔ الحمد شریف کے اندر تمام قرآن اللہ نے درج فرمایا ہے الحمد شریف گویا خلاصہ ہے قرآن مجید کا ÷

اللہ تمام اسماء حسنیٰ کا جامع ہے

جیسا کہ اللہ کے جسقدر نام ہیں۔ اللہ کے ماتحت ہیں، اللہ کا لفظ بیان فرماکر پھر صفات کاملہ کا بیان ہوتا ہے اسواسطے اللہ کے معنوں کے نیچے ایک تو یہ بات ہے کہ وہ ساری خوبیوں کا جامع ہے جہاں تنزیہ کا ذکر ہے وہاں اللہ کا ذکر لاکر یہ ذکر کرتا ہے کہ ہر عیب سے پاک ہے ان دو باتوں کے بعد فرماتا ہے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر بل تعبدوا للذی خلقھن چونکہ وہ ساری محامد کا جامع اور ہر قسم کے عیب و نقص سے منزّہ ہے اسلئے اسکے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں پھر اللہ کی صفت صمد ہے صمد کے معنے خود ہی دوسرے مقام پر کھول کر بتائے ہیں انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید تم سب محتاج ہو غیر محتاج صرف اللہ کی ذات ہے۔

خلاصہ تمام کلام الٰہی کا کیا ہے؟

غرض اللہ کے لفظ کے جو معنی ہیں کہ ساری خوبیوں والا اور ساری برائیوں سے منزّہ اور پاک معبود حقیقی اسکے سوا کسی دوسرے کی عبادت ناجائز ہے یہ خلاصہ ہے تمام کلام الٰہی کا اور اسی کا ذکر ہر رکوع بلکہ ہر آیت میں ہے

بعض کتابوں میں اللہ کا ذکر تک نہیں ہوتا

بخلاف اسکے دیگر کتابیں ہیں کہ انکے صفحے کے صفحے پڑھجاؤ۔ انمیں خدا کا نام تک نہ نکلیگا۔ بائبل میں ایک کتاب ہے اسمیں اللہ کا ذکر ضمیر کے رنگ میں بھی نہیں حالانکہ اسے بھی کتب مقدسہ میں سے سمجھتے ہیں مگر قرآن مجید میں تو کوئی رکوع ایسا نہیں جہاں عظمت الٰہی کا ذکر نہ ہو

الحمد میں تین قوموں کا ذکر

الحمد میں تین قوموں کا ذکر فرمایا ہے ایک منعم علیہم دوم مغضوب علیہم۔ مغضوب کا فاعل نہیں بیان کیا۔ کیونکہ انپر خالق بھی غضبناک ہے اور مخلوق بھی سوم ضالین کا

اسکی تفصیل تین رکوعوں میں

اب اسکی تفصیل میں پہلے رکوع میں منعم علیہم کا بیان کہ وہ ایمان بالغیب رکھتے ہیں مقیم الصلوٰۃ ہوتے ہیں منفق فی سبیل اللہ ہوتے ہیں مؤمن بما انزل الیک و من قبلک ہوتے ہیں اور مومن بالآخرۃ۔ اسکے بعد مغضوبوں کا ذکر کیا۔ کہ انکے دل حق کے شنوا زبان حق کی گویا نہیں ہوتیں اور بہرے اندھے لکالیف کے لحاظ سے عذاب میں ہوتے ہیں اسلئے فرمایا ولہم عذاب الیم۔ اب فرماتا ہے کہ ضال لوگ کس طرح ہوتے ہیں۔ یہ بیان دو رکوع میں ہے چنانچہ اولئک الذین اشتروا الضللۃ بالھدیٰ فرماکر بتا دیا کہ یہ ضالین کا بیان ہے جنہوں نے ہدایت کے بدلے ضلالت کو مول لیا ہے اور اس سے اگلے رکوع میں یضل بہ کثیرا ویھدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین فرمایا کہ ضالین وہ ہیں جو بدعہد ہیں۔ غرض انعمت علیہم کا نام متقی مغضوب کا نام لا یؤمن۔ ضالون کا ذکر ان دو رکوعوں میں ہے

ضالین کون ہیں

اب اور بات قابل سمجھنے کے ہے بہت سے لوگ پڑھے ہوئے بآن پڑھ ایسے ہیں کہ انہوں نے غضب ڈھایا ہے کہ وہ عمل جزو ایمان نہیں مانتے وہ کہتے ہیں عمل ہو یا نہ ہو عقیدہ تو اچھا ہو بعض لوگوں نے تو یہانتک اسمیں غلو کر لیا ہے کہ وہ دعویٰ ایمان باللہ وبالآخرۃ کا کرتے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہوتے ما کے بعد جو ب آئے تو معنے بالکل کے ہوتے ہیں یعنی بالکل مومن نہیں

اب تم اپنی اپنی جگہ غور کرو کہ تمہارے اس دعوے کے ساتھ کہ ہم مومن ہیں ہم احمدی ہیں ہم مرزائی ہیں دلائل کیا ہیں ایسا نہ ہو کہ تم کہو اٰمنا باللہ وبالیوم الاخر اور خدا تعالےٰ فرمائے وما ھم بمؤمنین

دیکھو ایسے لوگوں کے لئے فرماتا ہے کہ انکے افعال کو دیکھیں۔ تو اللہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں کہیں مخلوق کا لحاظ ہے کہیں رسم و عادت کا کہیں دم نقد فائدے کا مگر انہوں نے اللہ کو کیا چھوڑنا ہے اپنے تئیں محروم کیا ہے وھو غنی عن العالمین اور اسکا وبال انکی اپنی جان پر ہے

عمل کا نام بھی تصدیق ہے

ہمارے نبی نے تو تصدیق کو بھی اعمال سے گنا ہے۔ فرمایا النفس تمنی وتشتھی والفرج یصدق انسان کا نفس کچھ خواہشیں کرتا ہے جنکا علم کسی کو نہیں ہوتا۔ اور شرمگاہ اسکی تصدیق کرتی ہے گویا عمل کا نام بھی تصدیق ہے غرض اعمال ایمان کا جزو ہیں۔

فی قلوبھم مرض

صرف زبانی دعوٰی کرنیوالوں کے دلوں میں جنہیں نہ قوت فیصلہ نہ تاب مقابلہ مرض ہے اللہ اس مرض کو بڑھائیگا۔ اس طرح پر کہ جوں جوں اسلام کے مسئلے بڑھینگے انکے دل میں شبہات بڑھینگے یا یہ عملی طور پر انکار کرینگے پھر یہ چھوٹی سی جماعت کے مقابل میں گیدی ہیں تو بڑوں کے سامنے کیا کچھ بزدلی نہ دکھائینگے یا تھوڑے مسائل کا فیصلہ نہیں کر سکتے تو بہت سے مسائل کا فیصلہ کیا کرینگے چونکہ انہوں نے جھوٹا دعوی ایمان کا کیا۔ اسلئے انکو دکھ دینے والا عذاب ہے

یہ لوگ مفسد ہیں

ایسی مخلوق کو جب واعظ وعظ کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ جو کام تم کرتے ہو اسکا نتیجہ خطرناک ہے تم دنیا میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ توبہ ہم فسادی ہیں ہم تو یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام کے اصل پر چل کر سب کے ساتھ اپنا تعلق رکھتے ہیں اور بڑی سنوار والے ہیں اللہ فرماتا ہے الا انہم ھم المفسدون یہی بڑے مفسد ہیں کہ دعوے زبان سے کچھ ہیں ہاتھ سے کچھ کرتے ہیں ایک نماز ایسی چیز ہے کہ کلمہ شہادت کے بعد کوئی عمل نماز کے برابر نہیں۔ حضرت نبی کریم نے فرمایا میرا جی چاہتا ہے۔ کہ جب تکبیر ہو جائے۔ تو میں دیکھوں کون کون جماعت میں نہیں آیا۔ اور انکے گھر جلا دوں مگر باوجود اسکے کئی لوگ جو نماز باجماعت نہیں پڑھتے تم ان میں سے نہ بنو منافق اصل میں بڑا مفسد ہوتا ہے اس میں شعور نہیں ہوتا۔ خدا تمہیں سمجھ دے۔ جو میں نے کہا ہے اسے سمجھو۔

دیگر خبریں

اطالوی وزارت- اٹلی کا وزیر صیغۂ بحر مستعفی ہوگیا ہے اسکی جگہ نوجوان امیر البحر میلو مامور کیا جائے گا جسے ڈارڈینلز کے حملہ کا ہیرو تصور کیا جاتا ہے +

محققین ہمالہ ڈاکٹر ڈی فلیپی کوہ ہمالہ کے محقق جو اسے بمبئی روانہ ہوئے ہیں۔ جہاں نئی علمی مہم کے ممبر فراہم ہو کر مواد جمع کرینگے

چین میں خانہ جنگی (شنگھائی ۲۹- جولائی) دو راتیں خاموشی سے گزرنے کے بعد پنجشنبہ کی شام کو پھر فیر ہونے لگے۔ گولے اجنبیوں کی بستی کے اوپر سے جاتے تھے۔ ایک گولہ باغ میں پھٹنے سے ایک لڑکا جو موسیقی نواز دستے کا ترانہ سن رہا تھا زخمی ہوا۔ توقع کیجاتی ہے کہ کروزر آج قلعہ جات دوسنگ پر گولہ باری کرینگے +

عورتیں اور بچے- (ہانگ کانگ ۲۹- جولائی) قونصلوں نے کانٹن کے برٹش سٹیمروں کو تیار رہنے کی ہدایت کی ہے تاکہ بوقت ضرورت عورتیں اور بچے ان پر سوار ہوسکیں +

مسودہ تارکان وطن- جنوبی افریقہ کے مسودۂ تارکان وطن پر ٹائمز نے ایک آرٹیکل میں بتایا ہے۔ کہ کس طرح گورے نوآبادکاروں اور ہندوستانیوں کے مابین تصفیہ ممکن ہے اس بارہ میں ہندوستانیوں سے اظہار ہمدردی میں ٹائمز شکریہ کا مستحق ہے +

چین میں خانہ جنگی (شنگھائی- ۲۹- جولائی) گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں سلح خانہ پر بیقاعدہ حملے کئے جاتے رہے سرکاری فوج نے کامیابیوں سے قوی دل ہو کر جارحانہ پہلو اختیار کیا۔ اور باغیوں کو ناشاؤ کے نواح سے نکالدیا +

فائف وکناٹ کی شادی- پرنس آرتھر آف کناٹ اور ڈچز آف فائف کی شادی کے موقعہ پر پرنس آف ویلز دولہا کے رفیق اور شہزادی میری دلہن کی سہیلیوں میں سے ایک ہونگی +

مکسیکو اور امریکہ- امریکن انسپکٹر تارکان وطن کو گرفتار وزخمی کرنے پر امریکہ نے گورنمنٹ مکسیکو سے سخت ناراضی ظاہر کی ہے اور اسکے دو حملہ آوروں کو گرفتار کر کے کورٹ مارشل میں پیش کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ نیز دو محبوس انجینیروں کی رہائی پر زور دیا ہے انمیں سے ایک انجینیر میکڈانلڈ نامی انگریز ہے امریکن سفیر مکسیکو جو آجکل واشنگٹن میں ہے۔ اس کا خیال ہے کہ یا تو پریزیڈنٹ ہوئرٹہ کو فوراً تسلیم کرلیا جائے یا امریکہ مداخلت کرے اور یہ کہ جن لوگوں کو باغی کہا جاتا ہے۔ وہ دراصل قزاق و لیٹرے ہیں +

شاہی سیاحت آسٹریلیا کی افواہ (ملبورن ۲۸- جولائی) یہاں افواہ ہے کہ ملک معظم جارج پنجم نومبر ۱۹۱۴ء میں آسٹریلیا کی سیاحت فرمائینگے اور کنبیرا میں پارلیمنٹ ہوس کا بنیادی پتھر نصب کرینگے +

چین میں خانہ جنگی- تار خبر ہے کہ میونسپل پولیس نے شنگھائی والنٹیروں کے مضبوط دستے کے ساتھ باغیوں کے صدر مقام میں تین سو سپاہیوں اور ۱۲- افسروں سے ہتھیار لے لئے۔ اور تین انچ دہانہ کی چھ انواپ بھی حاصل کیں انکی مطلق مخالفت نہیں ہوئی۔ اگرچہ ایک موقعہ پر جنگ و جدل کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ برٹش فرنچ اٹالین اور امریکن بحری سپاہی نوآبادیوں اور حدود چپیل میں گشت کر رہے ہیں +

منرو اصول کے مطابق ریزولیوشن: واشنگٹن کے ایوان قائم مقامان میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا کہ یوروپین اقوام کے نوآبادی کے سسٹم کو امریکہ میں وسعت نہ دیجائے۔ ریزولیوشن یہی چاہتا ہے کہ فلپائن میں مضبوط و مستحکم گورنمنٹ قائم ہونے کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے۔ یہہ ریزولیوشن بنابر غور کمیٹی کے سپرد ہوا +

چین میں خانہ جنگی- کانگوان پر باغیوں نے حملے کی تجدید کی۔ مگر پھر شکست ملی۔ جنوبی لیڈروں نے یوآن شہ کائی سے بذریعہ تار صلح کی نسبت گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے قلعجات دوسنگ کی سپاہ نے پہلے تو اپنے آپ کو گورنمنٹ کا حامی ظاہر کیا۔ مگر بعدہٗ باغیوں سے ملگئی۔ اسپر سپہ سالار بھاگ گیا۔ فوج نے ایک نیا لیڈر منتخب کیا۔ جس نے ظاہر کیا ہے کہ تاوقتیکہ اسپر حملہ نہ ہو۔ وہ جنگ میں حصہ نہ لیگا۔ اجنبیوں کو لے جانے کیلئے سپیشل ٹرین دوسنگ میں انتظار کر رہی ہے۔ انواپ قلعہ میں ایک توپ ۱۲- انچہ دہانہ کی ہے۔ شمالی افواج عام طور پر پیشقدمی کر رہی ہیں اور باغی اضطراب و گھبراہٹ سے مراجعت کناں ہیں۔ شمال والوں نے دریا عبور کر کے جزیرہ اولیسیتی پر قبضہ کرلیا۔ اور اب قلعجات ہوکو پر گولی باری کر رہے ہیں +

کولنگ کے ایک ہزار اجنبی ساکنیں بنا پر حفاظت بحری گارڈ بھیجے جانے کی خواہش ظاہر کرتے ہیں +

بحری حادثہ بمبئی کے مسٹر کلاڈ جیمس جو ایسٹرن ٹیلگراف کمپنی کے متعلق تھے ولایت جاتے ہوئے طوفان میں جہاز کے دھکے سے دریا میں جا پڑے اور پھر پتہ نہ لگا +

ہندوستان کی خبریں

مشہور ڈاکو کی ہلاکت- ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ مولوی مرزا محمد نواب علیخانصاحب دہلوی ناظم کورٹ پوتلی علاقہ کھیتری جے پور نے مسمی بختاور سنگھ مشہور ڈاکو کو جو ایک عرصہ سے لوٹ مار کر رہا تھا اور خلق خدا اُسکے ہاتھ سے تنگ آگئی تھی گرفتاری کی کوشش کرتے ہوئے اثنائے مقابلہ میں ہلاک کیا۔ علاقہ ہذا کے لوگ اس واقعہ سے بہت خوشنود و مطمئن ہیں۔ اور نواب صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں +

دھمکی پر دھمکی- موضع دریا سمیر اسب ڈویژن نارائن گنج (مشرقی بنگال) کے بابو پرتاب چندر بکرورتی۔ اور بابو متھرا ناتھ داس کے نام ایک گمنام خط ملا ہے کہ ۲۰ ساون کو تمہارے مکان پر ایک ڈاکہ ڈالا جاویگا۔ اور اگر ڈاکوؤں کو ۲۵۰ روپے نہ دوگے تو مار ڈالے جاؤ گے۔ خط سب ڈویژن افیسر نارائن گنج کے حوالے کر دیا ہے +

جدید دہلی- رپورٹ سے منکشف ہوتا ہے کہ نئی دہلی کا کام بسرعت ہو رہا ہے۔ جو موسم سرما میں ولایت سے انجینیروں کے آنے پر اور بھی تیزی سے ہوگا +

زنانہ دستکاری وصنعت کی نمائش- ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کی سرپرستی سے آغاز جنوری ۱۹۱۳ء میں ایک عالیشان نمائش بھوپال میں ہوگی۔ جو ہندوستان کے حصہ کی خواتین کی مصنوعات کیلئے کھلی ہوگی۔ اسمیں خاص انعامات بھی خاص دستکاریوں کے عطا کئے جائینگے +

وزیر ہند کو دلائی لامہ کا تحفہ- گزشتہ ۲۹- جولائی کو لنڈن میں تبتی نوجوانوں کی اس جماعت نے جو حصول تعلیم کیلئے انگلینڈ گئی ہے لارڈ کریو بہادر وزیر ہند کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ تحایف پیش کئے جو دلائی لامہ سے اُن کو پہنچے ہیں بعد ازاں تبتی ڈیپوٹیشن فارن آفس میں گیا جہاں سر ایڈورڈ گرے صاحب بہادر نے ان کا خیر مقدم کیا +

وجہ استعفاء: سول لکھتا ہے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے اپنے مشیروں میں تغیر و تبدل کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ جس پر نواب ذوالفقار علی خان اور سردار گندر سنگھ دونوں نے استعفا دیدیا۔ بقول سول انھوں نے ریاست کی اچھی خدمات کیں۔ بالخصوص ہلکی ریلوے کے سسٹم کو بہت کچھ ترقی دی +

لالہ دینا ناتھ کا ہمالہ مقدمہ ہندوستان فیصلہ بند کیا گیا +

[illegible]